مثنوی

آئینۂ اخلاق

مصنفہ

خواجہ دِل محمد ایم اے سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور

۱۹۴۶ء

کیور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام لالہ گوبند رام کپور پرنٹر چھپی

قیمت … تعداد طبع … بار دوم

Marfat.com

رائے صاحب لالہ رام جوایا کپور مالکِ فرم
میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز لاہور نے
شائع کیا

Marfat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	حصہ اوّل	۱	۱۱	اصلاح نفس	۲۹
۱	حسنِ خلاق	۳	۱۲	اعتمادِ نفس	۳۱
۲	نصب العین	۵	۱۳	خود داری	۳۴
۳	ارادہ	۸	۱۴	آزادی	۳۷
۴	استقلال	۱۱	۱۵	قناعت	۳۹
۵	تندرستی	۱۳	۱۶	طمع	۴۲
۶	علم	۱۶	۱۷	تکبر	۴۴
۷	وقت	۱۸	۱۸	کفایت شعاری	۴۷
۸	محنت	۲۱	۱۹	افلاس	۵۰
۹	کاہلی	۲۴	۲۰	قرض	۵۲
۱۰	تسخیرِ نفس	۲۶	۲۱	اصلاح رسوم	۵۵

Marfat.com

83690

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۲۲	تصنع و تکلف	۵۷
۲۳	ہمت	۶۰
۲۴	شجاعت	۶۳
۲۵	غم و مسرت	۶۵
	حصہ دوم	۶۹
۲۶	صداقت	۷۱
۲۷	تواضع	۷۳
۲۸	ہمدردی	۷۶
۲۹	احسان	۷۹
۳۰	صحبتِ بد	۸۱
۳۱	دوستی	۸۴
۳۲	محبت	۸۶
۳۳	وفا	۸۹
۳۴	رواداری	۹۲
۳۵	مشاورت	۹۴
۳۶	عدل	۹۷
۳۷	ظلم	۹۹
۳۸	حسد	۱۰۲
۳۹	سخاوت	۱۰۵
۴۰	بخل	۱۰۷
۴۱	معاملات	۱۱۰
۴۲	صلۂ رحم	۱۱۲
۴۳	وطن	۱۱۵
۴۴	تدبر سیاست	۱۱۸
۴۵	بے زبانوں پر ترحم	۱۲۰
۴۶	زندگی	۱۲۳
۴۷	پیری	۱۲۵
۴۸	موت	۱۲۸
۴۹	مناظرِ قدرت	۱۳۱
۵۰	رازِ فطرت	۱۳۳

Marfat.com

حصہ اوّل

Marfat.com

Marfat.com

حُسنِ اخلاق

غنیمت سمجھ زندگی کی بہار
کہ آنا نہ ہوگا یہاں بار بار
تو کر اس طرح باغِ ہستی کی سَیر
کہ انجام جس سَیر کا ہو بخیر
چمن اپنے لئے پھول یا خار تو
کہ نیکی بدی کا ہے مختار تو
جو دل چاہے اِس زندگی کو سنوار
بہار اس کی دیکھ اور اُجلا نکھار
جو دل چاہے یہ باغ ویران کر
خود اپنی تباہی کے سامان کر
جو دل چاہے لے راہِ عقل و صواب
جو دل چاہے کر اپنی مٹی خراب

Marfat.com

جو دل چاہیے پاکیزہ اطوار سیکھ
جو دل چاہیے بیہودہ کردار سیکھ
مسرت ملے جس سے آفاق میں
وُہ فردوس ہے حسن اخلاق میں
نہیں خلق جس میں وُہ انساں نہیں
نہیں جس میں خوشبو وُہ ریحاں نہیں
نہ ہو صورت اچھی تو مورت ہی کیا
نہ سیرت ہو اچھی تو صورت ہی کیا
نہ آئینہ خود نمائی کو دیکھ
ذرا دل کے اندر صفائی کو دیکھ
بدی سے بچے گا جو ہے ہوشمند
کہ نیکوں کو آتی ہے نیکی پسند
بھلائی ہے خود آپ اپنی جزا
بدی سے نہیں کوئی بڑھ کر سزا
پھلے اور پھولے گی ہر حال میں
جڑیں ہیں نکوئی کی پاتال میں
رہیں گے وہ خوش ہیں جو انساں بھلے

Marfat.com

مُروّت کی کھیتی نہ کیونکر پھلے
نہ احسان و انعام کا رکھ خیال
تو کر نیکیاں اور دریا میں ڈال
مزا بھی اُٹھائے زباں بھی نہ کاٹ
یہ تلوار پر شہد ہے اس کو چاٹ
اگر رائے بدلے نہ بدلیں اصول
جڑیں ہیں جو قائم تو شاخوں پہ جھول
ترے نقش پا سب کے ہوں رہنما
قلم کی طرح چل کے رستہ دکھا
چلن نیک رکھ یہ تری ڈھال ہے
چلن نیک رکھ یہ بڑی چال ہے

نصب العین

اگر مقصدِ زندگانی نہیں
تو حاصل تجھے کامرانی نہیں

Marfat.com

نہیں ہے تجھے فکرِ کسبِ کمال
تو پھر کیوں نہ آجائے تجھ پر زوال
نہیں جب کوئی مطمحِ زندگی
تو ہے زندگی وجہِ شرمندگی
ذکی انتہا سے کرے ابتدا
غبی کی مگر ابتدا انتہا
کریں گے اُسے اہلِ عالم پسند
جو ہو عزم و ہمّت میں ان سے بلند
بلندی سے ہوں سربلند آشنا
ہو اُونچے پہاڑوں کی اُونچی ہوا
بلندوں کو پستی سے ہو اجتناب
پکڑتا نہیں مکھیوں کو عقاب
اُپج ۔ ولولہ ۔ جوش ۔ ہمت ۔ اُمنگ
نہوں یہ تو ہو عرصۂ زیست تنگ
جو مقصد نہیں پھر ہے بیچارگی
تری سب تگ و دو ہے آوارگی
ارادے کا معیار رکھو بلند

Marfat.com

ہمالہ کی چوٹی پہ ڈالو کمند
ستاروں سے نیچا ہے گر آشیاں
تو اس آشیاں میں بلندی کہاں
جو شبنم کا قطرہ گرا خاک پر
اُڑا صبحدم وہ بھی افلاک پر
جو مٹی سے تنکا اُگا گھاس کا
بلندی کی جانب چلا سر اُٹھا
وُہ دانہ کہ جس پر پڑی خاک دُھول
اُٹھا پیڑ بن کر لگے اُس میں پھول
سمندر کے پانی کا نکلا نہ کھار
اڑا وہ نہ بن بن کے جب تک بخار
رہی اُس کو جب تک تلاشِ کمال
تو بڑھتا گیا آسماں پر ہلال
مگر جب ترقی سے رُکنے لگا
کماں ہو کے گوشے میں جھکنے لگا
جو دل میں ترے موجزن ہو اُمنگ
ہو چہرے پہ رونق دمکتا ہو رنگ

Marfat.com

سمجھے زندگی کا نہ مقصود عیش
کہ ہے عیش و عشرت کے ہمراہ طیش
ارادوں میں اپنے صفائی دکھا
بلندی دکھا ژرف نگاہی دکھا

ارادہ

ارادے کے تابع ہے سب زور و شور
اک آنکس کے نیچے ہے ہاتھی کا زور
ارادے پہ نصرت کی بنیاد ہے
ارادہ جو کر لے وہ آزاد ہے
ارادہ رکے گا نہ پھر تول کر
جب تم بھی ارادے جو منہ کھول کر
ارادے کی چاکر ہے تسخیر بھی
پلٹ دیں اولوالعزم تقدیر بھی
جب انسان کا عزم کرتا ہے جست

Marfat.com

بلند آسماں کو سمجھتا ہے پست
اولوالعزم کا رُخ جدھر ہو گیا
زمانہ اِدھر سے اُدھر ہو گیا
اولوالعزم نکبت سے کیسے دبے
اُلٹنے سے بھی شعلہ اوپر اُٹھے
سمندر اُسی کا طرف دار ہے
تو ہی ہاتھ میں جس کے پتوار ہے
وہ کس کام کا جو ادھورا ہو کام
نہ سستاؤ جب تک نہ پورا ہو کام
ارادہ ہے مردوں کا کوہ گراں
پہاڑ اپنی جا سے ٹلے گا کہاں
جو تو ہے بہادر سمجھ لے یہی
کہ ہے تخت یا تختہ منزل مری
ارادہ ترا ہو جو سلجھا ہوا
رہے گا نہ تو غم میں الجھا ہوا
اگر باز کے پنجے ہوں آراستہ
ہوا میں ہر اک سمت ہے آراستہ

Marfat.com

تو لفظوں کو کاموں کے سانچے میں ڈھال
نصیحت سے بہتر ہے اچھی مثال
جو منزل کو جانا ہے سامان باندھ
ہوا کے نہ دامن میں ارمان باندھ
کوئی ہے معزز کوئی خوار ہے
ہر اِک اپنی قسمت کا معمار ہے
قلم خوب ہو روشنائی ہو خوب
جو دل خوب ہو تو لکھائی ہو خوب
زمانہ گرے کو اٹھاتا نہیں
گِرا اشک پھر ہاتھ آتا نہیں
جو دل اپنا دُبدھا میں پاتا ہے تُو
تو اُڑتا نہیں پھڑپھڑاتا ہے تُو
طبیعت ہو یکسو تو ہوتا ہے کام
کہ دُبدھا میں مایہ ملے گی نہ رام

Marfat.com

استقلال

نہ گھبرا جو مقصد میں تاخیر ہو
کہ دِلّی نہ اِک دن میں تعمیر ہو
نہ ہو جلد بازی سے مقصد حصُول
جو پھل چاہتا ہے تو مت توڑ پھُول
اگر کامیابی نہ ہو جی نہ چھوڑ
گرے بھی جو سو بار ہمّت نہ توڑ
وُہ جیتے گا ہو جس کا دل استوار
وُہ ہارے گا دل جس کا جائیگا ہار
نہ موجوں تھپیڑوں کو لا دھیان میں
ہو مینارِ پُر نُور طوفان میں
نہ کر تُو گرفت اپنے پنجے کی سُست
ارادہ ہو پختہ خیالات چُست
نہ ہو زور و طاقت میں جب تک ثبات
تو بجلی کا کڑکا ہے تیری حیات

Marfat.com

مصیبت اُٹھا اور مُنہ سے نہ بول
کہ اہرن ہے مضبوط، اچھا ہے ڈھول
جو ہر ضرب پر شور و زلزال ہے
تو اِنسان کا ہے کو، گھڑیال ہے
نہیں غم اگر حوصلہ ہے بڑا
مصیبت بڑی ہے تو رکھ جی کڑا
یہ اِچھا ہے گر ابتدا خوب ہو
بہت خوب اگر انتہا خوب ہو
لگے اینٹ پہلی اگر استوار
تو سو گز ہوا بھی کھڑا ہو مِنار
بنا ذرے ذرے سے کوہِ گراں
ہُوئے قطرے قطرے سے دریا رواں
اگر تھوڑا تھوڑا کئے جاؤگے
مرادوں کے ثمرے لئے جاؤگے
بنائی جو چیونٹی نے تنکے کی ناؤ
تو شاید اُسے پار کر دے بہاؤ
نہ سختی سے زور آزمائی کرو

Marfat.com

تحمل سے مشکلکشائی کرو
روا ہے جو ہونا ہو پانی رواں
اگر پل رواں ہو ٹھکانا کہاں
توجہ کرو گر جما کر خیال
تو حاصل ہو پھر علم و فن میں کمال
ارادے پہ چھائے نہ بیچارگی
خیالوں میں آئے نہ آوارگی
بتایا ہمایوں نے یہ مرتے دم
کہ سر ٹوٹ جائے جو پھسلے قدم

تندرستی

اگر شاہِ عالم نہیں تندرست
تو پھر اُس سے بہتر ہے دہقان چست
ہے صحت خوشی کی سنہری کلید
کہ ہے تندرستوں کو ہر روز عید

Marfat.com

جو صحت نہیں تن میں چستی کہاں
ٹکوں سے ملے تندرستی کہاں
تجھے تندرستی کی لازم ہے قدر
کہ مُلکِ بدن میں نہ ہو جائے غدر
مرض سے خرد مند کو عار ہے
مریض آپ اپنا گنہگار ہے
ہے صحت سے روحانیت کا مزا
ہو پوشاک اُجلی تو خوشبو لگا
وہ پیٹو جو کھا کھا کے بیمار ہو
کہو اس سے فاقے کو تیار ہو
وہ دعوت اڑانے کی لذت ہی کیا
کہ اک دن غذا اور دس دن دوا
نہ بھرتے رہو پیٹ کو بار بار
بہت خوار ہوتا ہے بسیار خوار
بدن کا اگر تیرے حاکم ہے پیٹ
تو کرتا رہے گا سمیٹا سمیٹ
اگر کھانے پینے میں ہو اعتدال

Marfat.com

نہ ہوگی کبھی زندگانی وبال
دوا روز کی ہے غذا روز کی
غذا روز کی ہے دوا روز کی
طبیبوں کے نسخوں میں رکھا ہے کیا
کہ پرہیز ہے سب سے بہتر دوا
جو پرہیز کا تو نے سیکھا ہو گُر
بدن چاق چوبند ہو جیب پُر
تو رہ چست چل پھر کے سُستی کو چھوڑ
تو جُوتے کو گِھس چارپائی نہ توڑ
مرض میں کہاں رُوح آرام پائے
نہ بوسیدہ چھت کے تلے نیند آئے
سُکھی ہے جو ہشّاش و بشّاش ہے
دُکھی ہے جو اوباش و عیّاش ہے
نہ دولت کمانے میں صحت گنوا
کہ صحت نہ ہو جب تو دولت سے کیا
بلندی سے پستی کرے تین پانچ
کبھی پستی کی نہ اُونچی ہو آنچ

Marfat.com

اگر جاں منکبھی ہے جہاں خوشگوار
کہ اک تندرستی ہے نعمت ہزار

علم

سعادت ، سیادت ، عبادت ہے علم
حکومت ہے ، دولت ہے ، طاقت ہے علم
یہ پُوچھو کسی مردِ مختار سے
قلم تیز چلتا ہے تلوار سے
پسر علم و فن سے اگر دُور ہے
پدر کی وہ اک چشمِ بے نور ہے
جو لاڈوں سے بگڑا ہوا پُوت ہو
کبھی اولیا ہو کبھی بھُوت ہو
نہ پھُولوں کی سیجوں پہ آتا ہے علم
نہ ورثے میں انسان پاتا ہے علم
دلوں میں بھرو علم کا مال و زر

Marfat.com

نہ فاقہ کا خطرہ نہ چوروں کا ڈر
بڑھے علم انساں کا تعلیم سے
کہ دولت یہ دُگنی ہو تقسیم سے
اگر پوچھنے میں کروگے حجاب
تو پڑھتے رہوگے جہالت کا باب
جہالت سے انساں مصیبت اُٹھائے
اندھیرے میں جو جائے ٹھوکر ہی کھائے
ہدایت کی مشعل ہیں علم و ہُنر
جہالت ہے خطرہ جہالت سے ڈر
اگر خاک پر پھونک مارے جہول
تو جھونکے گا اپنی ہی آنکھوں میں دُھول
نظر ہو تو جوہر کو جوہر کہے
ہے اندھا جو ہیرے کو کنکر کہے
ہے جاہل کو نیکی بدی بات ایک
کہ ہوتے ہیں اندھے کو دن رات ایک
بھلا مردِ جاہل کا ایمان کیا
کہ اندھے کو رنگوں کی پہچان کیا

Marfat.com

گدھے کو اُڑھا دیں جو مخمل کی جھُول
دُلتی چلانا نہ جائے گا بھُول
بہت لوگ باتوں میں لقمان ہیں
عمل میں جو دیکھو تو نادان ہیں
علاجِ جراحت کو حاذق وہ چُن
ملیں طبع میں جس کی یہ چار گُن
تدبّر باز کی، سر فلاطون کا
جگر شیر کا، ہاتھ خاتون کا
جو ہو بدر کی طرح حاصل کمال
تو اوروں کو ظلمت سے باہر نکال
جو سیکھو کسی کو سکھاتے چلو
دِیئے سے دِیئے کو جلاتے چلو

وقت

گنوائے گا غافل نہ بیکار دن
کہ انساں کی ہے زندگی چار دن

Marfat.com

نہیں وقت سے بڑھ کے انمول مال
نہ ماضی کو رو اب، نہ کر نہ حال
جو ہر کام کرتا رہے وقت پر
ملے اُس کو آرام شام و سحر
نہ کر عمر کی اِک بھی ضائع گھڑی
کہ ٹوٹی لڑی جب کہ چھوٹی کڑی
جو رہ جائے پیچھے وُہ ہوگا خجل
گریزاں ہے وقت اس سے تیزی سے ِچل
وہی کامراں ہو جہاں میں مدام
مقدم ہے جیسے کام پیچھے طعام
اگر کل سے بہتر نہیں آج تم
تو اِک دن کی دولت ہُوئی تم سے گم
گھڑی ہر گھڑی جو اُلٹتی رہے
سرِ طاق لنباں لٹکتی رہے
نکھر کر دکھایا ہے سورج نے رُوپ
سُکھا لیجئے دھان نِکلی ہے دُھوپ
غنیمت ہے دم، کچھ کرو کام کاج

Marfat.com

ہوا چل رہی ہے اڑا لو اناج
گئی ایک پل بھی جو غفلت میں چھوٹ
تو مالا گئی ساٹھ ہیروں کی ٹوٹ
وہی زندگی کی سنہری ہے پل
کہ جس پل میں خوں دل کا جائے ابل
جوانی کے دن جو گنواتے پھریں
بڑے ہو کے چمٹا بجاتے پھریں
جو کام اپنے کرتا رہے بے درنگ
ہو پیری میں اس کی جوانی کا رنگ
نہ ہو جس کو درد اپنے اوقات کا
بھلا ایسے احمق کی اوقات کا
نہو کام کچھ اور دن ہو تمام
تو ڈوبا وہ دن اور اجڑی وہ شام
نہ تو کل کے افسوس میں آج رو
کہ کل رونے بیٹھے گا پھر آج کو
دیا قیمتی وقت ہم نے گنوا
ہے گھڑیال کیوں مفت ہیں پٹ رہا

Marfat.com

خوشی سے ہو لبریز اُس کی حیات
کہ دن جس کا دن رات ہو جس کی رات
کسی نے کلوں کے کہا شور میں
کہ فرصت ملے گی فقط گور میں

محنت

جو محنت کرے ہو وُہی سرفراز
ہے اِنساں کی عظمت کا محنت میں راز
ملے گا ریاضت کا پھل بالیقیں
کہ جیسا ہو دہقان ویسی زمیں
کنوئیں کھود، نہریں بہا، چھان ریت
کہ سیراب ہوں گے نہ شبنم سے کھیت
جہاں میں جنہیں کام سے کام ہے
اُنہیں کام میں لطف و آرام ہے
اگر تجھ کو محنت میں لذت ملے

Marfat.com

تو دولت بھی اُس کی بدولت ملے
ہو مطلوب نعمت تو محنت نہ چھوڑ
اگر مغز چاہے تو بادام توڑ
اُنہی کی ہر اِک بات پکّی رہے
سدا جن کی چکّر میں چکّی رہے
نہ پُروا نہ پچھوا کا رکھ دغدغا
کوئی ہو ہوا اپنی چکّی چلا
کہ چکّی جو پھیری تو ڈھیری ہوئی
جو ڈھیری ہوئی جی کو سیری ہوئی
بلندی کا طالب رہے جاگتا
وہ عیش و طرب سے رہے بھاگتا
جو پھُولوں کی سیجوں میں لیٹا کرے
بڑا ہو کے کانٹے سمیٹا کرے
چلے کل بدن کی تو پڑتی ہے کل
چلائیں گے ہل بیل کو بیل ہل
نمیٹے جو گرمی میں پھُولوں کا رس
نہ سردی میں کیوں شہد چاٹے مگس

43690

Marfat.com

وُہ پچھو چپلاتا ہے کوشش کر کے خوب
اُبھرتا ہے پانی سے جو ڈوبتا ہے خوب
اگر کام مشکل بڑی جان کا ہے
خوشی سے کر اس کو تو آسان ہے
نہ بے شوق انساں کی محنت چلے
کہ بھیگا ہوا کوئلہ کب جلے
کرو فرض کو اس طرح سے ادا
کہ گویا سروں پر کھڑی ہے قضا
جزا بھی وُہ پائے کرے جو عمل
وہ کھائے گا پھل جو چلائے گا ہل
عمل میں جو رفعت نہ انساں دکھائے
بلندی خیالوں کی کس کام آئے
عمل کے مطابق صلہ ہے مدام
کہ املی سے املی ہو آموں سے آم

Marfat.com

کاہلی

کبھی سُست اِنساں کو فرصت نہیں
ہلاتا رہے آسمان و زمیں
دماغ ایک بیکار انسان کا
بس اِک کارخانہ ہے شیطان کا
نکمے کو سوجھیں بُرے کام کاج
اگر گھر ہے سُونا بِھڑوں کا ہو راج
نشاہل مٹا دے گا بیکار کو
کہ زنگار کھا جائے تلوار کو
جو کاہل ہو گھر سے وہ کیونکر چلے
کنوئیں میں کہے گا یہیں ہم بھلے
جو قسمت پہ چھوڑیں گے ہر ایک بات
جوے سے نہیں بڑھ کے ان کی حیات
دماغ اپنے رکھو مصفّا سدا
نہ لگنے دو سُستی کے جالے ذرا

Marfat.com

کہاں سوکھی باتوں سے ہو ریل پیل
کھلی پیلنے سے نہ نکلے گا تیل
تاسف زر و مالِ قلاش ہے
مجھے "کاش" والوں سے پرخاش ہے
بناتا رہے جو ہوائی محل
زمیں اُس کے ہاتھوں سے جائے نکل
ہے سُستی کی رفتار سُست اس قدر
پکڑ لے اُسے مفلسی دوڑ کر
تخیل کی گلیوں میں پھرتے ہیں خوار
امیدوں کے گھوڑوں کے ادچھے سوار
امیدوں سے اِنساں نہو کامیاب
امیدیں فقط جاگتوں کے ہیں خواب
نہ پھندا لگائیں نہ گھر سے ہلیں
گرے آسماں اور چڑیاں ملیں
وہ تنوّر ہر دم تپایا کریں
نہ ٹکیا بھی لیکن پکایا کریں
نہیں کاہلی ہے یہ فرصت کی چور

Marfat.com

نہیں کاہلی ہے یہ زندوں کی گور
نہ باتیں بنا کر ہی بہلاؤ جی
کہ پانی بلونے سے نکلے نہ گھی
ہوا میں جو بیٹھے چلاؤ گے ہل
اُگیں گے نہ خوشے ملے گا نہ پھل
طلسمِ خیالی کے بھولے اسیر
جو سوئیں تو راجہ جو اٹھیں فقیر
شہنشاہ بزمِ خیالی نہ ہو
تُو بن شیرِ نر شیرِ قالی نہ ہو

تسخیرِ نفس

نہ فتحِ ممالک کی تدبیر کر
تُو خود کو ذرا پہلے تسخیر کر
اگر اپنے دل پر نہیں حکمراں
مسخّر ہو کس طرح سارا جہاں

Marfat.com

کہاں بندۂ نفس آزاد ہے
ہوا میں گھرا جو وہ برباد ہے
اگر حکمراں دل کے اندر ہے تو
نصیبے کا اپنے سکندر ہے تو
ترا زور تجھ سے اگر ہو نہ زیر
تو انساں نہیں تو ہے دَرِندہ شیر
جو غصّہ ہے غالب تو حیواں ہے تو
جو غصّے پہ غالب ہے انساں ہے تو
بڑھے جو کرے نفسِ سرکش کو پست
ہے فاتح جو دے پہلے خود کو شکست
جو اصلاح چاہے تو کر جی کڑا
کہ اندر کا دشمن ہے دشمن بڑا
جو کھانے کی خواہش ہو غم کھا کے جی
یہ پینے کی ہے چیز غصّے کو پی
بنایا ہے فطرت نے انساں اگر
درندوں کے اخلاق پیدا نہ کر
حوادث میں دل کا توازن نہ کھول

Marfat.com

غموں سے نہ مُرجھا خوشی سے نہ پھُول
جو فطرت نے تجھ کو بنایا ہے مرد
خوشی سے جہاں کے اُٹھا گرم سرد
امیری کے دم سے نہ مغرور ہو
غریبی کے غم سے نہ رنجور ہو
خوشامد سے مت پھُول جانا کبھی
سرشت اپنی مت بھول جانا کبھی
جو منزل پہ جانا ہو بے اختلال
تو میٹھی ہی رکھ اپنے گھوڑے کی چال
وُہ ہے برگزیدہ جو کرتا ہے صبر
وُہ آزاد ہے جو کرے دل پہ جبر
جو تُو مردِ خوشخو ہے غصّے سے بھاگ
کہ اچھّا نہیں جڑ میں صندل کی ناگ
جو نیکی ہو غائب تو راحت بھی جائے
ملے دُودھ کیونکر جو بِک جائے گائے
کمیں میں ترا نفس ہے بالیقیں
یہ اپنا ہی کُتّا نہ کاٹے کہیں

Marfat.com

ہوا و ہوس خشم و امید و بیم
جو حاکم ہو ان پر وہی ہے حکیم

اِصلاحِ نفس

خیالوں کی تم دیکھا بھالی کرو
دماغی غذا کی جگالی کرو
جہاں غیر کے تم نکالو عیوب
وہاں دیکھو اپنے بھی عیبوں کو خوب
اگر مور رنگیں دکھاتا ہے پر
کرے پاؤں پر بھی تو اپنے نظر
وُہی شہسواروں میں پاتا ہے نام
جو قابو میں گھوڑے کی رکھے لگام
چلن راستبازی کے سانچے میں ڈھال
قلم کی طرح ایک رکھ حال قال
جو عیب اپنا دیکھے اُسے دُور کر

Marfat.com

نہ پچھو کو چادر میں مستور کر
خطا غیر کی بخش رکھ جی کو صاف
قصور اپنا لیکن نہ کرنا معاف
تو اپنا بدن تابع رُوح کر
تحمّل سے جذبوں کو مفتوح کر
اگر من ہے میلا نہ تن کو سنوار
پیا ہے جو اندھا تو کیسا سنگار
نہ ٹھوکر لگے جس میں چل ایسی چال
کہ پل کی لگی چوٹ، لیتی ہے سال
عوام اور لوگوں کی کرتے ہیں ریس
بڑھیں خاص لیکن بہ نفسِ نفیس
زباں کو کڑا گو لگے پہلے ہل
اُسی سے اُگیں گے مگر پھُول پھل
ضرر ہے ضرر گر نہیں دل میں زور
کہ کمزور نالا بلاتا ہے چور
خیالات کی ہو یہاں وارو گیر
عدالت کا کمرہ ہے گویا ضمیر

Marfat.com

بُری عادتوں میں جو پھنستا گیا
وُہ ذلت کی دلدل میں دھنستا گیا
جو پتھر نہ لگ سکا دیوار میں
وُہی ٹھوکریں کھائے بازار میں
بڑھا ہاتھ مت آنکھ میچے کبھی
کہ ہو سانپ پھولوں کے نیچے کبھی
نہیں دُور روحانیوں کا مقام
بلندی ہے اِک قدِ آدم تمام
نہیں ہے ضعیفی نے گھیرا ابھی
سنبھل جا ذرا ہے سویرا ابھی
جو مُردے کو امرت پلایا تو کیا
مسیحا پسِ مرگ آیا تو کیا

اعتمادِ نفس

سہارا جو غیروں کا تکتے رہیں

Marfat.com

وہ تصویر بن کر لٹکتے رہیں
جنہیں کامیابی ہیں اپنی ہو شک
تو منزل سے پہلے وہ جائینگے تھک
نہ جو کامیابی کو سمجھیں محال
پہنچ جائیں منزل پہ مثلِ خیال
نہیں تیرے دل میں جو زور وثبات
تو ہے نقش بر آب نقشِ حیات
اگر دل میں ایقان و ایماں نہیں
سمجھ لو کہ قالب تو ہے جاں نہیں
یقیں آدمی کو کرے سرفراز
یقیں ہی میں ہے کامیابی کا راز
جِسے اپنے بل پر نہ ہو اعتبار
ملے گی اُسی من کے ہارے کو ہار
بھروسے کا انسان بے باک ہے
نہیں تو فقط موم کی ناک ہے
بھروسے کا انساں نکل جائے گا
پہاڑ اُس کے رستے سے ٹل جائیگا

Marfat.com

جو کرنا ہے کر تو بھروسے کے ساتھ
سمجھ ہاتھ کو اپنے قدرت کا ہاتھ
تو ہو اس طرح کام میں کامیاب
کہ گویا ہے قدرت کا نائب مناب
ترا دم جو فطرت کا دمساز ہو
تری بات قدرت کی آواز ہو
بڑی جن کی ہمت بڑا جن کا ظرف
وہ سمجھے نہیں "غیر ممکن" کا حرف
ارادہ جو مردوں کا ٹلنے لگے
تو مغرب سے سورج نکلنے لگے
تو اپنی ہی قوت پہ رکھ اعتماد
نہ بوجھ اپنا اوروں کی گردن پہ لاد
کہ اپنے پروں پر ہی اترائے مور
کرے ناز اوروں کی دولت پہ چور
نہ کوس آسماں کو جو پہنچے زیاں
تو اپنی زمیں کا ہے خود آسماں
گزارا سہارے پہ کیسا جناب

Marfat.com

کہاں تک اُڑے گا عَلم کا عقاب
بدلتا رہے رُخ جو مُرغ ہوا
نہو رہنما مثلِ قبلہ نما
اگر کامیابی کا ہو دل میں جوش
بشاشت سے چہرہ رہے گلفروش

خودداری

نہ تک غیر کا ہاتھ عزّت سے جی
تو اپنا ہی کھا اور اپنا ہی پی
گہر کی طرح سے بچا آبرو
نہ غیروں سے مانگ آب دانے کو تو
کمائی پہ اوروں کی تھوکے دلیر
کہ گیدڑ کا جھوٹا نہ کھائے گا شیر
جو خود دار انساں ہے عالی خیال
کرے جام کا وہ نہ جم سے سوال

Marfat.com

نہ خود دار مرکر بھی لے گا کفن
کہ ہو آگ بجھ کر خود اپنا کفن
حباب لب جُو بھی خود دار ہے
کہ دریا پہ کاسہ نگونسار ہے
گدائی کا کاسہ نہ لینا ہلال
تو آخر کو ہوتا نہ اُس کو زوال
نہ خود بیں نہ خود سر نہ ہو خود پرست
نہ خوددار انساں خودی میں ہو مست
کرے اپنی توقیر خود دار شخص
کرے سب کی عزت خوش اطوار شخص
نظر سے جو اپنی ہی گر جائے گا
زمانے کا رُخ اُس سے پھر جائیگا
نظر میں جو اپنی ہی تم ہو خفیف
تو کیونکر جہاں تم کو سمجھے شریف
بجائیں جو اپنی حماقت کی بین
وہ کوڑی کے بکتے رہیں تین تین
جو انساں خود اپنی نگہ میں نچے

Marfat.com

وُہ خود دار اکثر بدی سے بچے
جو خود دار ہے وُہ رہے پاکباز
نکوئی کرے گی اُسے سرفراز
جو خود دار ہوگا وُہ لے گا نہ قرض
سبکدوش رہنا وہ سمجھے گا فرض
یہ ہے قوّتِ دل کی اس کے دلیل
کہ خود دار ہوتا ہے مردِ عقیل
تِرا دل جو کرتا ہے عِزّت تِری
تو ممکن نہیں پھر ہو ذِلّت تِری
جو ہو بارِ نشاطر بنے میزباں
جو ہو بارِ خاطر بنے میہماں
یہ ہے میہماں اور مچھلی کی خُو
کہ آنے لگے تیسرے روز بُو
کھُلا در کو رہنے دے یا بند رکھ
تُو اِک وضع کا خود کو پابند رکھ

Marfat.com

آزادی

نہ مال و منال و محاصل ہیں ہے
مری بادشاہی مرے دل میں ہے
ہے دل کے سبب اہتمامِ حیات
یہ دُولھا کے دم سے سجی ہے برات
اگر زندگی تیری آزاد ہے
تو خوشبو کی مانند تُو شاد ہے
اگر رُوح آزاد تیری نہیں
تو کاموں میں تیرے دلیری نہیں
تُو آزاد رہ مثلِ طیرِ خیال
بھلا کِس نے ڈالا ہے عنقا پہ جال
ہے آزادگی اِک ثوابِ عظیم
غلامی جہاں کا گناہِ قدیم
نہیں زندگانی کو بندش پسند
کہ ہوگا سمندر نہ کوزے میں بند

Marfat.com

نہیں ہے اگر رُوح جکڑی ہُوئی
تو گردن ہو زنداں میں اکڑی ہُوئی
غلامی رسوم و خیالات کی
ہے دُشمن حصولِ کمالات کی
جو فطرت میں آزادگی کا ہو شوق
غلامی نظر آئے لعنت کا طوق
جو آزادگی کے ہیں طالب سعید
اُسے جان دے کر بھی لینگے خرید
پھنسیں گے نہ آزادہ رو چال میں
ہوا بند ہوتی نہیں جال میں
رہیں مل کے بھیڑیں بحالِ خراب
ہوا میں اکیلا اُڑے گا عقاب
ہو آزاد ہونے کی خواہش جسے
وُہی تیر کی طرح سیدھا چلے
ہے آزاد پابندِ آئیں مدام
وُہ ناشاد ہے جو کہ ہے بے لگام
یہ شبلی سے فرما رہے تھے جنید

Marfat.com

ہیں کوّے تو آزاد بلبل ہے قید
رہے کیوں نہ حُسن مقیّد ملول
جو ڈبیا میں رکھو تو مرجھائے پھول
غلامی بُری گو ہو توقیر بھی
کہ بھاری ہے سونے کی زنجیر بھی
پھنسے جو غلامی کے اندر جہول
نہیں اس کو دو سینگ تو بھی قبول
جو پانی پہ کشتی ہو تیرے گی خوب
جو کشتی میں پانی ہو جائیگی ڈوب

قناعت

قناعت ہے دل کی سہانی فضا
قناعت ہے سینے کی ٹھنڈی ہوا
قناعت سے خوشحال ہوں شیخ و شاب
قناعت سے کھل جائیں جنت کے باب

Marfat.com

قناعت اگر قلب انساں میں ہو
تو جی پُر سکوں غم کے طوفاں میں ہو
قناعت کو دل کی امیری سمجھ
طمع اپنے جی کی فقیری سمجھ
قناعت سے کر زندگانی بسر
کہ چھوٹی سی چڑیا تو چھوٹا بسا گھر
نہ جو مال دھن پر قناعت کرے
تو اِک دن کفن پر قناعت کرے
نہیں زیست کا گھاٹ آرامگاہ
تو پی ایک گھونٹ اور لے اپنی راہ
نہ قسمت ہمیشہ رہے ایک تول
ہمیشہ رہا ہے کہاں چاند گول
نہ جاہل ہو خوش لے کے چودہ طبق
ہے عاقل کو درکار سدِ رمق
"جہاں گل وہاں خار" کہتے ہیں گل
تو خوش ہو کہ ہے خار کے ساتھ گل
تو رہ شادماں گرچہ خالی ہو پیٹ

Marfat.com

ملے دولتِ علم جتنی سمیٹ
قناعت ہے شایاں زر و مال پر
قناعت نہ کر علم و اعمال پر
نہ کر غم جو دُنیا کی دولت ہے کم
کہ نعم البدل ہیں علوم و حکم
قناعت میں سُستی سے کر احتراز
سکوں اور غفلت میں کر امتیاز
جو سُستی نے بدلا قناعت کا بھیس
تو اک دن ہمارا اجاڑے گی دیس
طمع کی جو ہنڈیا پکاتا رہے
وُہ جلتا رہے بڑ بڑاتا رہے
طمع کے نہ تو دامِ زریں میں پھنس
ہنسے تجھ پہ دُنیا تُو دنیا پہ ہنس
نہ گھبرا کے دامانِ شب چاک کر
کہ سُورج تو نکلے گا وقتِ سحر
جو دل میں تمہارے ہوا گم سکوں
تو پاؤ گے باہر نہ پھر تم سکوں

Marfat.com

نہ حالات بدلیں خیالات سے
بدل دو خیالات حالات سے

طمع

طمع روگ ہے اور لالچ مرض
کہ اندھا بناتی ہے اپنی غرض
طمع زر پرستی سکھاتی رہے
طمع دل کے ایواں کو ڈھاتی رہے
طمع دل کی خامی کا احساس ہے
طمع تیرے اندر کا افلاس ہے
طمع ہی سے پھنستی ہے مچھلی سدا
کہ طُعمے کے نیچے ہو کانٹا لگا
حریصوں کا جائے کہاں اضطراب
بجُھاتی نہیں پیاس موتی کی آب
حریصوں کو چھوڑے نہ دولت کا پھیر

Marfat.com

کہاں آگ ایندھن سے ہوتی ہے سیر
ہوس جب کہ سونے کی کانیں دکھائے
تو انساں پہاڑوں کو سر پر اُٹھائے
ہوس سیر تجھ کو کرے کس طرح
کہ چھلنی میں پانی بھرے کس طرح
اناروں کی صورت نہ دانے سمیٹ
اسی سے اناروں کا ہو چاک پیٹ
طمع لے کے اوروں کے در پر نہ جا
تو غیروں کی چوکھٹ پہ ٹھوکر نہ کھا
طمع کی ذرا باگ رکھ کھینچ کر
ہوس کے کبوتر کو پر قینچ کر
زمانے کی دولت سے گھر اپنا بھر
تو پھر بھی نہ ہو سیر تیری نظر
لگا ہو نہ دھندا اگر پیٹ کا
تو دُنیا میں کیا کام السیٹ کا
نہ حاصل میں پڑ جائے قسمت کا پیچ
ہرن صید ہو جائے تب کھال کھینچ

Marfat.com

لگا دیکھنے اُونٹ بینگوں کے خواب
تو کانوں سے بھی اُس نے پایا جواب
اگر دو شکاروں کا پیچھا کیا
تو اِک کھو دیا ایک جاتا رہا
رہے آن پر جو فدا۔ مرد ہے
مرے نان پر جو وہ نامرد ہے
دل مطمئن سے ہوس نے کہا
ترا گھر اجاڑوں دلائے گا کیا
کہا دِل نے جب تو نے چھینا سکوں
تو پھر کیا رہیگا جو میں تجھ کو دوں
ہوا و ہوس کا نہیں جو غلام
وہی ہے شہنشاہِ دارالسلام

تکبر

تکبر کے دو وصف ہیں آشکار

Marfat.com

کہ بڑھ جائیں دشمن تو گھٹ جائیں یار
بڑے بول والے کا گھلتا ہے پول
دکھا دے ہنر اور منہ سے نہ بول
طبیعت جس انساں کی ہو خود پسند
پسند اُس کو کرتے ہیں کم ہوشمند
خودی نے ہر اِک کو دلایا یقیں
کہ تیرے برابر کوئی بھی نہیں
جو پہلے تو ہو گرم آخر ہو نرم
غرور آگے آگے تو پیچھے ہو شرم
غرور اہلِ بینش کا آئیں نہیں
نگاہیں جہاں بیں ہیں خود بیں نہیں
خودی ہو نہ جس سر میں عالی ہے وُہ
ہوا سے بھرا ہو تو خالی ہے وُہ
نہ پدی کی مانند اِترائے وُہ
کہ جس ڈال پہ بیٹھوں جُھک جائے وُہ
نہ تم حد سے خود کو بڑھانا کہیں
بھرم کھل گیا تو ٹھکانا نہیں

Marfat.com

اکڑنے سے ناحق کو ٹوٹے گا سر
اگر در ہے نیچا تو جھک کر گذر
اگر اپنی تعریف میں بولئے
تو میزانِ انصاف میں تولئے
مصیبت میں خود کو گرایا تو کیا
جو سر کٹ گیا سر جھکایا تو کیا
اگر حال بدلے نہ بدلے خیال
رہے بو امیری کی چالیس سال
بنے جانشیں گو بزرگوں کے ہم
رہے خاک پر مثلِ نقشِ قدم
ہمارے جو دادا نے کھایا تھا گھی
تو ہاتھوں میں باقی ہے خوشبو ابھی
کہیں تخت والوں کے تخت اڑ گئے
بلندی رہی اور بخت اڑ گئے
مچاؤ نہ عیشِ گزشتہ کا شور
کہ ممکن ہے جنگل میں ناچا ہو مور
یہاں ڈینگ کو کامگاری نہیں

Marfat.com

وُہ کُتّا جو بھونکے شکاری نہیں
ڈراوا نہ خالی دونالی سے دو
بھری سے ڈرے ایک، خالی سے دو
جو پھُنکارتے ہیں وُہ ڈستے نہیں
گرجتے ہیں جو وہ برستے نہیں

کفایت شعاری

جو دولت کو محنت کماتی رہے
کفایت شعاری بچاتی رہے
کفایت شعاری کرے جو بشر
نہ جائیں اُسے چھوڑ کر سیم و زر
کفایت غریبوں کی ٹکسال ہے
جو مُسرف ہے آخر وہ کنگال ہے
کفایت سے گر ایک پیسہ بچاؤ
وُہ بہتر ہے اس سے اگر دو کماؤ

Marfat.com

کرے جزرسی سے بسر دُور بیں
کہ کم خرچ آخر ہو بالا نشیں
جو تھوڑا ملا ہے تو سارا نہ چکھ
کہ تھوڑا سا کھا اور تھوڑا سا رکھ
کمایا تو تم نے کیا خوب کام
بچایا تو سب بیں ہوئے نیک نام
ملے گا جو تھیلی بیں ڈالو گے تم
نہ ڈالو تو پھر کیا نکالو گے تم
سمجھ سوچ کر اپنی گذران کر
جو پینا ہے پانی تو پی چھان کر
سمجھ بوجھ کر چل جو تھوڑا ہے زر
بہت جلد مُنڈتا ہے گنجے کا سر
جو روٹی مُیسّر نہ ہو فالتو
تو کُتّا نہ پھر پالتو پال تُو
جو تھیلی ہر اِک کو دکھاتا رہے
تو مال اُس کا تھیلی سے جاتا رہے
نہ محتاط انساں کو پہنچے ضرر

Marfat.com

کہ مضبوط در ہے تو محفوظ زر
نہ دُنیا کے ہوں کام دھن کے بغیر
نہ مُردہ بھی اُٹھے کفن کے بغیر
جو محنت سے انساں کمائے تیجے
جو ہو مُفت کا مال لُٹس بیچے
خرد مند کی یاد تو پند رکھ
کہ تھیلی کا اور اپنا مُنہ بند رکھ
جو ہے کل کو اندیشۂ احتیاج
مناسب ہے اُس کا مداوا ہو آج
مرے ایک دن پیاس سے وہ جواں
جو پانی کو ہر روز کھودے کنواں
کواڑ اپنے کھانے نہ ہوں توڑ توڑ
تو عسرت کا کچھ سوچ رکھ جوڑ توڑ
کما خوب لیکن نہ ہو کر ذلیل
بچا خوب لیکن نہ ہو کر بخیل

Marfat.com

اِفلاس

نہیں ایک صورت پہ مایہ کہیں
کہیں دھوپ ہے اور سایہ کہیں
چلیں سب کے یکساں نہ دنیا میں دیپ
ملے اِک کو موتی ملے اِک کو سیپ
کہیں آنکھ پُر ہے کہیں جام پُر
غریبوں کے آنسو امیروں کے دُر
وُہ انساں کہ پیسا نہیں جس کے پاس
لگے اُس کو میلا بھرا بھی اُداس
پھرے دن کو مفلس کہ روزی کمائے
تونگر پھرے تاکہ روٹی پچائے
بڑے جاہِ ذاتی کو روتے پھریں
تو چھوٹے چپاتی کو روتے پھریں
اگر شب کو فاقے رہیں سو فقیر
کہیں جا کے تب سیر ہو اِک امیر

Marfat.com

رہے زور والوں کو غلبہ یہاں
کہ چھوٹی کو کھائیں بڑی مچھلیاں
ملے زر سے قوّت تو زر سے تمیز
خزانے ہیں جس کے وہی ہے عزیز
تموّل سے ہوتی ہے عزّت یہاں
جمیبوں سے بنتی ہے شہرت یہاں
بھرے ہی کو بھرتی ہے دُنیا مدام
سمندر کو جاتے ہیں دریا تمام
امیروں کے ہو جائیں سب کام ٹھیک
سُنہری کٹوری کی چوکھی ہو بھیک
جو دولت ہو گھر میں تو چلتا ہے زور
کہ پانی کے بل پر ہے مینڈک کا شور
زمانہ امیروں کا وصّاف ہے
اگر اشرفی ہے تو اشراف ہے
نہ عسرت میں چمکے گا روشن دماغ
کہ جلتا نہیں مفلسی کا چراغ
غریبی مسرت کو لیتی ہے چھین

Marfat.com

جو ہو پیٹ خالی بجے گی نہ بین
کبھی سب مصیبت ہیں جائے نکل
رہے گا نہ بھٹی میں لوہے کا بل
دعائیں غریبوں کی لے کر جیو
غریبوں کا بھی جامِ صحت پیو
کرو آہِ مظلوم سے تم حذر
کہ چیونٹی کی آواز ہے عرش پر
غریبی میں رہ کر امیری کرو
امیری کے اندر فقیری کرو

قرض

جو اوروں کے پیسوں سے بھاری ہے جیب
تو سمجھو کہ خالی تمہاری ہے جیب
اسی کا ہے بازار جو لے کے دے
گھر اُس کا جو اوروں سے قرضہ نہ لے

Marfat.com

عجب زندگی اُس کی ہے واہ واہ
نہ اپنے سوا جس کا ہو قرض خواہ
نہ مانگے کسی سے نہ ہو ہاتھ پائے
کمائے جوانی میں پیری میں کھائے
غریبوں کا بھرکس نکالے گا قرض
اُمنگیں سبھی پیس ڈالے گا قرض
کہ قرض اور دلدل میں دھنسنا ہے سہل
نکلنا ہی مشکل ہے پھنسنا ہے سہل
سُکھی ہے وہی جو نہ مقروض ہو
کہ لینا نہ ایک اور دینا نہ دو
تقاضے کے ہاتھوں نہ جینا ملے
تقاضے کا حُقّہ نہ پینا ملے
بہانے بناتا رہے قرضدار
کہ ہے جھوٹ مقروض کے سر سوار
نہ کھا کے قرضوں کا انبار کر
نہ قبر اپنی دانتوں سے تیار کر
جو لینا ہو ایک اور دینا سوا

Marfat.com

تو چولھے پہ رکھ چھوڑ ٹھنڈا توا
بلا سے اگر خود کو لینا نہ ہو
امیری یہی ہے کہ دینا نہ ہو
روپے کے اگر ہوں نہ معلوم دام
کہیں سے اُسے مانگ لا قرض و دام
اُدھر سے دلایا ادھر سے دیا
جو ضامن ہوا اس نے گھر سے دیا
اندھیرا ہو یا دن نکلتا رہے
مگر سود ہر وقت چلتا رہے
جو پڑنے لگی سود کی اس پہ مار
تو مقروض ہونے لگا سنگسار
ہے سُورج کی کرنوں کا مقروض چاند
تو سُورج کے آگے وہ پڑ جائے ماند
اسی خوف سے بچ کے چلتا ہے وُہ
اندھیرے میں چھپ کر نکلتا ہے وُہ
دیا قرض جب دوستی میں کبھی
رقم بھی گئی دوستی بھی گئی

Marfat.com

سمجھ تو بزرگوں کا یہ قول ٹھیک
کہ پہلے تو دے قرض پھر مانگ بھیک

اِصلاحِ رسوم

ہے دانا کو ذوقِ فنون و علوم
تو جاہل کو شوقِ رواج و رسوم
سلامت روی ہے فراست کا تاج
جہالت کا آئیں ہیں رسم و رواج
بُری رسم کا تو جو پابند ہے
ترقی کا رستہ تِری بند ہے
بُری رسم سے بچ کے چل میری جاں
نہ گِر اس میں گو باپ کا ہو کنواں
لنگوٹی ہیں جو پھاگ کھیلا کریں
وہ ہفتے میں نو روز میلا کریں
کریں مفلسی میں رئیسوں کی ریس

Marfat.com

کماتے ہیں دس اور کھاتے ہیں بیس
گھڑی کی خوشی کو اثاثہ لٹائیں
چلم کے لئے جھونپڑے کو جلائیں
یہ ریشم یہ مخمل یہ رنگ اور راگ
بجھائیں غریبوں کے چولھے کی آگ
غریبی میں یہ جھمجھماتے جلوس
بدن پر لنگوٹی نہ چھپّر پہ پھوس
غریبی میں یہ جلوہ آرائیاں
مصیبت کے وقتوں میں شہنائیاں
وُہ انجام کا جن کو احساس ہے
سمجھتے ہیں اسراف اِفلاس ہے
خرد مند پھر مُنہ سے بولا کرے
وہ جیب اپنی پہلے ٹٹولا کرے
جو نشّے سے گلگوں ترا گال ہے
سمجھ لے طمانچوں سے منہ لال ہے
طبیعت جو گہنے پہ للچا گئی
تو گویا کہ خود عقل گہنا گئی

Marfat.com

کرو مقدرت سے تجاوز نہ تم
پروں سے بڑھا کر نہ پھیلاؤ دُم
تبھی تک ہے لطف شراب و کباب
نہ ہو خرچ کا اُس کے جب تک حساب
نہ اسراف سے نام دائم رہے
ہے شہرت وہی جو کہ قائم رہے
سمجھ بُوجھ جاہل کو کم چاہیئے
فقط اُس کو جاہ و حشم چاہیئے
پڑیں پھیر جب آکے کرتوت کے
تو سمجھو بنولے ہوئے سوت کے
غلامی سے رسموں کی آزاد رہ
ہے شادی یہی خرّم و شاد رہ

تصنّع و تکلّف

کریں کیوں نہ ہر وقت بانکے سنگار

Marfat.com

ہے کپڑوں پہ گڑیا کا دار و مدار
بناوٹ کے خوبوں میں خوبی نہیں
ہے کاغذ کے پھولوں میں خوشبو کہیں؟
نگارش رُخِ گل پہ بیکار ہے
حسیں کے لئے غازہ اک عار ہے
بُزرگی نہیں شُستہ اطوار سی
بھلا ہاتھ کنگن کو کیا آرسی
یہ فیشن بھی دُنیا میں جنجال ہے
یہ لوگوں کی اِک بھیڑیا چال ہے
اُس آقا کا گھوڑا رہے یا مرے
جو دانہ نہ دے بس کھریرا کرے
تو بُلبل کے پنجرے کو کرتا ہے لال
تو کر لال پر اُس میں چوگا تو ڈال
جو فیشن ہُوا آج مقبولِ عام
کریں کل اُسے دُور ہی سے سلام
ہر اِک اگلے فیشن پہ ہنستا رہے
نیا جو چلے اُس میں پھنستا رہے

Marfat.com

جو فیشن پہ کپڑوں کا ٹھیرا مدار
تو پہنو گے دس جب سلیں گے ہزار
اضافہ ہو پردے سے ناموس میں
رہے شمع چھپ چھپ کے فانوس میں
جو گُن ہی نہیں کیا بناوٹ سے کام
نہ دو بُوڑھی گھوڑی کو زریں لگام
کہیں لگ کے ٹھوکر نہ جائے اُچھل
بھرا ہے جو پیالہ تو ہموار چل
مہِ سادہ رُو سے جہاں میں ہو عید
کہ ہے سادگی قفلِ دل کی کلید
تصنّع جس انساں کا دستور ہے
منافق ہے وہ یا کہ مغرور ہے
تصنّع کرے تجھ کو فطرت سے دُور
تو رکھے تکلّف محبت سے دُور
تری سادگی تیری تعریف ہے
تکلّف نہ کر اس میں تکلیف ہے
تکلّف سے ہونگے نہ دو دل بہم

Marfat.com

بڑھے گر تکلّف تو اُلفت ہو کم
تکلّف سے ڈھانپو نہ سینے کا پول
چڑھاؤ نہ دل پر تکلّف کا جھول
تکلّف کو چھوڑو تکلّف ہے کھیل
تکلّف تکلّف میں چل دیگی ریل

ہمّت

جو ہمّت ہو بیڑا ابھی پار ہے
کہ ہمّت شجاعوں کا ہتیار ہے
جو ہمّت نہ ہو آدمی ہیچ ہے
جو ہمّت نہ ہو راہ پر پیچ ہے
جو ہمّت نہ ہو بے قراری رہے
جو ہمّت نہ ہو سوگواری رہے
جو ہمّت نہ ہو ہار جائے گا مرد
جو ہمّت نہ ہو جوش پڑ جائے سرد

Marfat.com

کلمبس نہ پاتا نیا اِک جہاں
اُڑاتا نہ ہمت کے گر بادباں
نہ ہمت بڑھاتی سکندر کا دِل
تو کرتا نہ سَر اِک جہاں متصل
پکڑ لیں جو ہمت کے دامن کو خوب
نہ ہو راج میں اُن کے سورج غروب
جو دل جوش میں ہو خرد ہوش میں
تو پھر فتح و نصرت ہے آغوش میں
قفس توڑ مُنہ موڑ آرام سے
نکل مغز کی طرح بادام سے
جو کرنا ہو کر لے مگر خوب کر
دکھا تیَر کر مجھ کو یا ڈُوب کر
ہو بارِ مصیبت تو ہمت سے ٹال
نہ ہلکا ہو مُردہ کترنے سے بال
جو ہمت ہو پھر کیا اسیری کا ڈر
کہ ٹوٹے گا انڈا جو نکلیں گے پر
جو بازو میں ہمت ہے دکھلائے جا

Marfat.com

لڑھکتا ہے پہیہ تو لڑھکائے جا
پہنچنا ہے گر تجھ کو دریا کے پار
تو پانی کے سینے پہ دو ہاتھ مار
ہے زنجیرِ پا موج کی ہر کڑی
کنارے پہ ہے کامیابی کھڑی
دکھا دو جو قدرت نے جوہر دیا
جلاؤ نہ مٹکے کے اندر دیا
ترقی کے زینے پہ چڑھتے چلو
زمانے کے ہمراہ بڑھتے چلو
تگ و دو میں ہے زیست کیسا سکوں
پھڑکتی ہیں نبضیں ہے چکر میں خوں
جوانو تگ و دو سے کچھ کام لو
اگر تیز دوڑو تو انعام لو
تگ و دو میں آرام ملتا رہے
وہ گہوارہ اچھا جو ہلتا رہے

Marfat.com

شجاعت

شجاعت ہے شمشیر تسخیر کی
شجاعت ہے ہمشیر تقدیر کی
شجاعت سے آساں ہوں سب کاروبار
ملے گا کہاں بُز دلوں کو نسکار
شجاعت سے انساں نہ ہو زبردست
وہ مر جائے لیکن نہ کھائے شکست
شجاعت زرہ میں نہ شمشیر میں
شجاعت ہے اِنساں کی تخمیر میں
شجاعت ہے نیکی پہ مرنے کا نام
شجاعت بدی سے ہے ڈرنے کا نام
شجاعت کے توسن پہ انساں چڑھے
تو دنیا کی آنکھوں میں رُتبہ بڑھے
بہادر بدی سے کریں گے غزا
امیدِ جزا ہے نہ خوفِ سزا

Marfat.com

کریں پاؤں شیروں کی مونچھوں سے صاف
تو مُنہ سے دکھائیں نہ لاف و گزاف
بہادر جو ہیں جھوٹ بولیں وہ کیوں
نہ موتی صداقت کے رولیں وہ کیوں
جوانمرد دیکھے مہورت نہ فال
کہ قسمت کا ہے زائچہ اُس کی ڈھال
اگر جنگ میں بیٹھ جا کر دکھاؤ
تو کس کام آئے گا مونچھوں کا تاؤ
نگیں کی طرح نام ہی سے ہو کام
تو پھر رُو سیاہی میں اُلٹا ہو نام
شجاعوں کی ہے موت بھی زندگی
نہ ہو ان کو مرنے سے شرمندگی
نہوڑ ہے اندھی شجاعت کا نام
یہ گھوڑا ہے ٹوٹی ہو جس کی لگام
بہادر اُٹھاتا ہے قسمت کی باگ
مگر بھاگ جاتے ہیں بزدل کے بھاگ
سکوں میں شجاعت نمایاں نہ ہو

Marfat.com

سبھی ناخدا ہیں جو طوفاں نہ ہو
نہ بزدل کو تلوار دو تم نہ ڈھال
ہرن کو نہ پہناؤ چیتے کی کھال
بہادر کو ہے زندگانی خوشی
جو بزدل ہو کرتا رہے خودکشی
چلے گھر میں جن بزدلوں کی زباں
لڑائی میں ہو اُن کی ایڑی میں جاں
جو ظالم ہو کمزور و بے بس پہ شیر
سمجھ اس کو بزدل نہیں وہ دلیر

غم و مسرت

خوشی زندگی ہے تو غم موت ہے
ڈرے جو اُسے ہر قدم موت ہے
خوشی سے گذارو نہ ہو تم ملول
وہی شاخ اچھی کھلیں جس میں پھول

Marfat.com

خلش ہی خلش ہے غمِ بیش و کم
کہ باقی جو دم ہے تو باقی ہے غم
بظاہر تو انساں ہی روٹی کو کھائے
مگر روٹی انساں کی بوٹی کو کھائے
پراگندہ روزی نہ ہو مطمئن
وُہ چکّر میں پھرتا رہے رات دن
رہٹ کی طرح کام کرتا رہے
مصیبت کا بھرنا ہی بھرتا رہے
جو غم کا ہو غلبہ نہ کر آہ آہ
تُو فطرت کی آغوش میں لے پناہ
مہ و مہر کو دیکھ تاروں کو دیکھ
تُو فطرت کی رنگیں بہاروں کو دیکھ
کرن مہر کی مسکرائی جہاں
ہُوئی آ کے بادِ صبا گلفشاں
طیورِ چمن چہچہانے لگے
گُل و لالہ سب لہلہانے لگے
مسرّت سے لہروں کی ہر چال میں

Marfat.com

تو انساں نہ کیوں خوش ہو ہر حال میں
حبابوں کی صورت نہ دم اپنا توڑ
پہنچ کر لبِ جُو نہ کاسے کو توڑ
مسرّت کو رکھ زندگی کا اصُول
کہ سب پھینک دیتے ہیں مرجھائے پھُول
ہے راحت کے ہمراہ آزار بھی
کہ ہر پھُول کے ساتھ ہے خار بھی
غموں کو خوشی سے چھپاتے چلو
مزاروں پہ گلشن کھلاتے چلو
گلوں کی طرح ہنس کے جیتے رہو
سدا خونِ دل اپنا پیتے رہو
جو غمگیں ہو آخر وہ ہو شادماں
کہ بادل کے پیچھے کھُلے آسماں
شکستہ جو شیشے ہوں انگور کے
چھلکنے لگیں جام بلّور کے
جو ہیں پست فطرت رہیں بے قرار
کہ سر کو پٹکتی رہے آبشار

Marfat.com

جو غمگیں رہے عقل سے دُور ہے
کہ دانا وہی ہے جو مسرور ہے

Marfat.com

حصّۂ دُوم

Marfat.com

Marfat.com

صداقت

صداقت پہ انساں رہے برقرار
صداقت پہ ہے نیکیوں کا مدار
صداقت کی پاکیزہ فطرت ہے نور
اسی نور سے ہے جہاں کا ظہور
صداقت کی ہو کیوں نہ عالم میں دھوم
صداقت ہے جانِ فنون و علوم
صداقت ہو اِخفا سے ہر دم نفور
چھپے کب شعاعوں کی چلمن میں نور
محبت کے لب سے صداقت کی بات
سنو تو ملے لطف قند و نبات
اگر بات سچی نہیں لب نہ کھول
ذرا بات کو تول پھر منہ سے بول

Marfat.com

کہ جو حرف تیری زباں سے گیا
وہ اک تیر ہے جو کماں سے گیا
قدم لڑکھڑائے تو لیں گے سنبھال
زباں لڑکھڑائی تو بچنا محال
حقیقت میں انساں وہی نیک ہے
کہ جس کی زباں اور دل ایک ہے
زباں کی جو دل تک رسائی نہیں
لڑائی ہے گھر میں صفائی نہیں
زباں پر اُگائے نہ قدرت نے بال
سخن تاکہ ہو صاف بے قیل و قال
بدلتے ہیں سو بھیس مکر و فریب
مگر سچ کو عریاں تنی سے ہے زیب
اگر بات سچی نہ لب سے کہیں
تو اندر ہی اندر کچوکے لگیں
جہاں ہونے لگتی ہیں سرگوشیاں
وہاں سچ کرے کیوں نہ روپوشیاں
ہوں جھوٹوں کو مطلوب جھوٹے گواہ

Marfat.com

کہ بچوں کو کافی ہے بچی نگاہ
نہ دان اُس دھنی کا کسی کام آئے
کہ بولے تو جھوٹ اور مندر بنائے
نہو چکنی باتوں سے تو کامراں
جو چکنے ہوں چاول اُگیں وہ کہاں
منافق کی خلقت میں ہوتا ہے پھیر
وُہ آدھا ہے تیتر تو آدھا بٹیر
منافق صداقت سے رکھتا ہے جنگ
کہ گرگٹ کی صورت بدلتا ہے رنگ
تم ایسے منافق سے رکھو نہ کام
بغل میں چھری مُنہ میں ہو رام رام

تواضع

تواضع سے دنیا کا چلتا ہے کام
کہ جُھکتا ہے مینا تو بھرتا ہے جام

Marfat.com

تواضع سے ہو دل میں انساں کے گھر
تواضع سے کھُل جائیں سینے کے در
تواضع سے جھکنا جسے عار ہو
وہ مغرور سر بر سرِ دار ہو
تواضع تِری شہد و انگور ہے
تبختر تِرا نیش زنبور ہے
تواضع سے جھک کر ملے جو مدام
وُہ آزاد انساں کو کر لے غلام
تواضع کا ابرو میں ہونا نہ خم
تو آنکھوں پہ اُس کو بٹھاتے نہ ہم
جو ملنے کا عنواں ہو چینِ جبیں
تو اُلفت کا مضموں اچھا نہیں
تہی مغز رکھے گا اونچا ہی سر
جو پلہ ہو بھاری جُھکے خاک پر
اکڑتا ہے وُہ جس کی ہو طبع خام
کہ جھٹ اینٹھ جائے جو کچّا ہو چام
نہ لے اُس سے نعمت جو مغرور ہے

Marfat.com

محبّت کی رو کھی بھی منظور ہے
یہ تاجر نے خادم سے اپنے کہا
کہ آمد خوشامد سے ہوگی سوا
جو تلخی گوارا نہ ہو میری جاں
تو لازم ہے رکھ مُنہ میں شیریں زباں
تناور درختوں کو آندھی گرائے
مگر گھاس جُھک کے خود کو بچائے
جو عظمت میں بھی انکساری رہے
تو اِنساں ہزاروں پہ بھاری رہے
نہ پتھر پہ سبزہ اُگے گا نہ پھُول
بہار اُس پہ آئے جو ہو پِس کے دُھول
غریبوں کی دولت ہے شائستگی
امیروں کی زینت ہے شائستگی
جُھکے گا وُہی جس میں کچھ جان ہو
اکڑ خاص مردے کی پہچان ہو
جُھکی ہے جو محراب جُھک جائیے
رُکی ہے جو دیوار رُک جائیے

Marfat.com

مہِ نو کی صورت جُھکے جو سعید
اُسے دیکھ کر سب کو ہوتی ہے عید
خمِ آسماں کا نظارا کرو
زمانے میں جُھک کر گزارا کرو

ہمدردی

جو دل میں ترے غمگساری نہیں
تری بات پھر کوئی پیاری نہیں
اگر پیکرِ لطف و احساں ہے تو
تو سمجھیں گے انساں کہ انساں ہے تو
جو دل سوز ہے اور ہمدرد ہے
ہزاروں جوانوں میں تو مرد ہے
جو شفقت کا آنسو ہے رخسار پر
تو رحمت ہو چشمِ گہر بار پر
مُروّت کا آنسو ہے پیارا ہے یہ

Marfat.com

محبّت کی آنکھوں کا تارا ہے یہ
گرے کو کچل جائے ہر ایک شخص
اُٹھاتا ہے اُس کو مگر نیک شخص
نہ اندھے کو اندھے کنویں میں دھکیل
جو ڈوبا ہو اُس پر نہ پانی انڈیل
جُھکا ہے اگر ضعف سے ناتواں
کمر سے اُٹھا اُس کو مثلِ کماں
نہ تو نان ہی نذرِ درویش کر
جو پہلو میں دل ہے تو دل پیش کر
ہیں غربت کی تنہائیاں جاں گسل
مزہ ہے جو ہو دل کے ہمراہ دِل
محبّت کا پُل ہو جو آراستہ
تو پھر دل کو دل سے ملے راستہ
جو دو دِل کہیں بانٹ لیں بارِ غم
تو ہلکے ہوں دل اور ہو بار کم
جو سینے میں دل سے ملے دل کا تار
تو ہو شعلۂ زندگی آشکار

Marfat.com

اکیلا پہنچنا جو چاہے بہشت
بہشت اس کو دھتکار دیگا کہ "بہشت"
نہ بہلاؤ صاحب سلامت کے ساتھ
حمایت کرو استقامت کے ساتھ
دکھاؤ نہ جب تک جوانمردیاں
یہ ہمدردیاں سب ہیں سردردیاں
جو ہو خلق راضی ریاضت ہے یہ
اگر نرم ہو دل عبادت ہے یہ
وُہی بات جس سے تجھے رنج ہو
نہ کر مجھ سے شاید مجھے رنج ہو
نہ چاہے کسی کا جو کرنا بھلا
تو اُس بے مروّت کا مرنا بھلا
جسے ہو فقط اپنے مطلب سے کام
غلاموں کا سمجھو اُسے تم غلام

Marfat.com

احسان

جو تنکا اُتارے کا احسان ہو
تو بھُولے نہ اُس کو جو انسان ہو
فراموش احساں نہ انساں کرے
وُہ محسن پہ جاں تک بھی قرباں کرے
تلطف سے انساں رہے شاد کام
کہ حلوے سے بہتر ہے شیریں کلام
نگہ میں زبانیں ہیں احسان کی
تو کانوں میں آنکھیں ہیں ایمان کی
دل احساں سے انساں کا سر کیجئے
تبسّم سے سینے میں گھر کیجئے
مروّت ہمیشہ جھکالے گی آنکھ
کہ کھائے گا مُنہ تو لجائے گی آنکھ
مروّت کا جادو جہاں گیر ہے
کہ احسان سونے کی زنجیر ہے

Marfat.com

رہے نیک دل مہربانی میں خوش
کہ پانی کی مچھلی ہو پانی میں خوش
بدی کے عوض جو کرے گا بھلا
نہ دوزخ کو جانے وہ ہے کیا بلا
کوئی کاٹنے کو بھی آئے درخت
تو سائے میں اُس کو بٹھائے درخت
اگرچہ بھلے کا زمانا نہیں
بھلا کر، نہیں تو ٹھکانا نہیں
بھلائی کا بدلہ دیا گر بھلا
کیا قرض ہی تُو نے سر سے ادا
لگی ہے ترے سر میں پھولوں کی دُھن
تو اِک سوکھے پتے کی آہٹ بھی سُن
مدد کر گدا کی ضرورت نہ پُوچھ
کفن ہو جو سینا مہورت نہ پُوچھ
غریبوں کے کام آئے سو نیک ہے
امیروں کا ساتھی تو ہر ایک ہے
کھرے سے کھراپن تو کھوٹے سے کھوٹ

Marfat.com

ہے ادلے کا بدلہ برابر کی چوٹ
نہ احسان اِنسان کو یاد آئیں
کہ کھائی ہُوئی روٹیاں بھُول جائیں
جسے موڑ سکتا ہے اُس کو نہ توڑ
کہ ٹُوٹا ہُوا کھائے مشکل سے جوڑ
عمل جس کا خدمتگذاری رہے
وُہ مرکر بھی زندوں پہ بھاری رہے
محبِّ خلائق کی تعظیم کر
کرم جو کرے اُس کی تکریم کر

صحبتِ بد

رذیلوں کی صحبت سے پہنچے گزند
بلندوں کی اُلفت کرے سر بلند
بدوں سے بچو صحبتِ بد ہے قہر
کہ ہو بس کے مِلنے سے امرت بھی زہر

Marfat.com

بُروں کی ہیں ساری ہی باتیں بُری
اگر دن بُرے ہیں تو راتیں بُری
ہمیشہ بُروں کے بچو میل سے
نہ تم اپنا دامن بھرو تیل سے
حماقت سکھائے گی احمق کی عقل
تو بھینگا بنائے گی بھینگے کی نقل
جو سمجھو ضروری بُرے کا علاج
بُرے سے ہے دُوری بُرے کا علاج
تم ان سے بچو سانپ ہیں اہلِ شر
کہ کاٹا اِدھر اور پلٹے اُدھر
ہو بدنام انساں رذیلوں کے ساتھ
اگر بھاڑ ایپیں تو کالے ہوں ہاتھ
تعلق سدا من کو بھاتا رہے
بُرے سے نہ جُز بھر کا ناتا رہے
بُرا تو نہ ساتھی نہ چیلا بھلا
بُرے دوستوں سے اکیلا بھلا
چماروں کا ہمسایہ بدبو سہے

Marfat.com

تو گندھی کا کوچہ معطر رہے
نہ لو گود میں کلب ناپاک کو
کہ ناپاک کر دے گا پوشاک کو
گدھے سے اگر مل کے کھیلو گے تم
تو وہ پیار سے مُنہ پہ مارے گا دم
الگ ہوں تُنک ظرف سے سرفراز
نہ پایاب پانی میں تیریں جہاز
سواری ہے اِکّے کی جاہل کی رائے
کہ پیسے بھی دے اور جھٹکے بھی کھائے
سمجھتی ہے دُنیا جنہیں ہوشیار
یہ اندھوں کی اِک جا رہی ہے قطار
کرے گی اثر جتنی صحبت بڑھی
پڑھے گھر کی بلی بھی ہوگی پڑھی
جو پھولوں میں چیونٹی بھی لیگی پناہ
تو شاید اُٹھا لے اُسے سر پہ شاہ
بدوں کا رہے گا بدوں ہی سے میل
ہو جوگی کے لڑکے کا سانپوں سے کھیل

Marfat.com

ہوں کونجوں میں کونجیں تو موروں میں مور
رہیں ساہ ساہوں میں چوروں میں چور

دوستی

جو نیکی سے مِل جائیں دو دل کہیں
تو اُس سچی اُلفت کو صد آفریں
ہر اِک دوسرے کے لئے ہو ستی
نبھے دوستی جب مِلیں دوستی
دو قالب ہوں یک جاں تو کہلائیں دوست
کہ ہوں جیسے بادام دو ایک پوست
جو ساتھی ہو روٹھے نہ چھوٹے کبھی
وہ کر دوستی جو نہ ٹوٹے کبھی
ملیں یار یاروں سے جیسے کواڑ
پہاڑوں سے ملنے نہ آئیں پہاڑ
نہ تم دوستوں کو نچوڑو بہت

Marfat.com

نہ تار ارغنوں کے مروڑو بہت
کھرا دوست فوراً چکائے حساب
کہ اُلفت کے شیشے کی جائے نہ آب
بدل جائے پل میں نہیں اُس کے پاؤں
کہ اوچھے کی اُلفت ہے بدلی کی چھاؤں
بہت اپنے مطلب کے غمخوار ہوں
جو جُھک کر ملیں سب کہاں یار ہوں
ہو مطلب کے بندوں کو مطلب سے پیار
جو پیسے کے ہوں یار کیسے ہوں یار
یہ مطلب ہماری نبھے کب تلک
یہ ہنڈیا کی یاری نبھے کب تلک
گلا جو خوشامد سے پھاڑا کریں
تو روٹی کی وُہ خاک جھاڑا کریں
خوشامد پہ جو شخص انعام دے
تو گویا ہَوا کے بھی وہ دام دے
ہتیلی پہ پانی ہتیلی پہ آگ
یہ ہو جِس کی خو بھاگ ایسے سے بھاگ

Marfat.com

کریں دوستوں کی ثنا اہلِ ہوش
رہیں اپنے دشمن کے حق میں خموش
رفیقوں کی تعریف جلوت میں کر
جو تادیب کرنی ہو خلوت میں کر
اگر یار ہو مثلِ شبنم ملول
تو لے اُس کو آغوش میں بن کے پھول
ضرورت ہے دلسوز غمخوار کی
نہیں مجھ کو حاجت پرستار کی
مرا دوست وہ جو مرے کام آئے
نہ وہ جو فقط چار آنسو بہائے
وسیلے میں ہے کامیابی کا گُر
مربّی بپار و مربّا بخور

محبّت

محبّت نہیں ہے تو عالم ہے قہر

Marfat.com

اگر ہوں نہ غمخوار صحرا ہے شہر
محبت سے ہی خود بخود جائیں رل
کہ انساں کے ہے دل کا آئینہ دل
محبت معرفت کی تمثال ہے
جو دل سے دیا پال کیا مال ہے
محبت سے فردوس ہستی کا پھل
محبت گل زندگی کا عسل
کہاں سیم و زر ہے محبت کا مول
محبت ملے گی محبت کی تول
انوکھی ہر اک پریت کی ریت ہے
یہاں دل کو ہارو یہی جیت ہے
محبت میں عجلت نہ دکھلائیے مرد
جو تپ جائے فوراً وہ فوراً ہو سرد
لگی ہے محبت کی سینے میں آگ
تو اچھا ہے اچھی ہے چولھے میں آگ
جو دل میں لگے ہوں محبت کے پر
گھڑی میں کٹے گا دنوں کا سفر

Marfat.com

یہ نِکلے سے کہنے لگا کہربا
محبّت ہو تھوڑی مگر دیر پا
محبّت کا شیشہ جو ہو جائے دو
تو جُڑ جائے لیکن وہ ثابت نہ ہو
لگی کو نہ توڑے گی طبعِ سلیم
کہ ٹوٹی کی بُوٹی نہ جانے حکیم
کرو سب پہ قابو محبّت کے ساتھ
ڈرانے سے آئیں پرندے نہ ہاتھ
محبّت میں تلخی گوارا ہو کب
جو پڑ جائے تُرشی پھٹے دودھ سب
جہاں پھوٹ شکل اپنی دکھلائے گی
وہاں اینٹ سے اینٹ بج جائے گی!
غرض جس کی اُلفت ہیں پنہاں نہیں
سمجھ لو فرشتہ ہے انساں نہیں
سرِ آنکھوں پہ احبابِ غمخوار ہیں
کہ آنکھوں پہ پلکیں کہاں بار ہیں
نہ ہو سازِ ہستی میں الفت کا تار

Marfat.com

تو ہو نغمۂ زیست کب خوشگوار
یہ ہے شمع کی جلوہ ریزی کا راز
زباں پر ہے سوز اور دل میں گداز
پس اب میان میں اپنی شمشیر کر
محبّت سے دُنیا کو تسخیر کر

وَفا

محبّت میں انساں نہ چھوڑے وفا
وفا گر نہیں تو محبّت ہی کیا
بہادر ہے جو با وفا مرد ہے
کہ جو بے وفا ہے وہ نامرد ہے
نہ ہو ذرّے۔ ذرّے میں جذب وفا
تو اُڑ کر دُھوئیں اِک جہاں ہو فنا
وفا کی کشش سے ہے انجم کا میل
نہیں تو بگڑ جائے قدرت کا کھیل

Marfat.com

وفا کے کرشمے ہیں شام و سحر
وفا سے کھچے آئیں شمس و قمر
وفا کی جو خوبی سے انجان ہے
تو کُتّے سے بدتر وہ انسان ہے
وفا ہی تجھے سرفرازی دکھائے
وہ محمود ہے جو ایازی دکھائے
اگر تیرے دل میں وفا ہی نہیں
سمجھ لے تجھے دِل مِلا ہی نہیں
رفاقت محبّت اخوت دلا
رہیں نامکمل نہ ہو گر وفا
کرے سو طرح آسماں تجھ سے چال
وفا سے نہ ہٹ مثلِ قطبِ شمال
یہ کہنے لگا مُرغ قبلہ نما
کشش ہے اُسی میں ہے جس میں وفا
زمیں و زماں گرچہ بدلیں ہزار
وفادار کا دل رہے استوار
محبّت سے یوں رشتہ جوڑے کوئی

Marfat.com

بجز موت اُس کو نہ توڑے کوئی
وفا ہی نہیں زر سے جو ہاتھ آئے
جو زر سے ملے زر کے ہمراہ جائے
نبھائے نہ جو اپنے پیمان کو
گنوائے گا وہ مفت احسان کو
وُہی مُنّہ کہ جس مُنّہ سے تم پان کھاؤ
اُسی مُنّہ سے پھر کوئلے کیوں چباؤ
وطن سے وفا دوستوں سے وفا
کرو تو ملے زندگی کا مزا
وفادار اپنی وفا کو نبھائے
مصیبت پڑے تو بھی لغزش نہ کھائے
نہیں سنگدل با وفا ہے کپاس
مَرے کا کفن ہے جیئے کا لباس
کریں اصل والے نہ ہرگز خطا
جو کم اصل ہیں اُن سے کم ہو وفا

Marfat.com

رواداری

تنوّع سے ہے زندگی کی بہار
کہ وحدت سے کثرت ہوئی آشکار
جُدا سب کی صورت جدا رُوپ رنگ
جُدا سب کی فطرت جُدا سب کا ڈھنگ
روش بھی جُدا رہنما بھی جُدا
خدا بھی جدا ناخدا بھی جُدا
جُدا سب کی باتیں جُدا سب کے حال
جُدا سب کے دل اور دل کے خیال
جُداگانہ ہر اِک کا مقدور ہے
کہ فطرت سے انسان مجبور ہے
ہر اِک اپنی چڑیا کو سمجھے ہُما
ہر اِک اپنے بُت کو بتائے خُدا
نہ اوروں کا ہو گر روادار تُو
تو فطرت سے رکھتا ہے پیکار تُو

Marfat.com

نہ فطرت کو بھاتا اگر اختلاف
تو ہوتا جہاں ایک مسلک پہ صاف
نہیں دَیر سے دُور راہِ حرم
یہی فاصلہ ہے قدم دو قدم
مَیں کعبے گیا یا کہ مندر گیا
شرارہ وُہی دل کے اندر گیا
اگر علم سیکھا ہے دکھلاؤ حِلم
نہیں ہے اگر حلم اوچھا ہے علم
مذاہب کی باتوں میں جھگڑو نہ تم
صداقت ہو تکرار و حجت میں گم
جو منوا بھی لی بات دکھلا کے زور
تو جانا ہے اُس سے کہیں دل کا چور!
جو خود شیشہ خانے کے اندر رہیں
وُہ اوروں پہ پتھر نہ پھینکا کریں
اگر ایک جاہل سے لڑنے لگو
تو ثابت یہ ہوگا کہ جاہل ہیں دو
سمجھ سب کو بھائی اگر تو ہے نیک

Marfat.com

بنی نوع انساں کا کنبہ ہے ایک
نہ اِترا جو رنگت مِلی لالہ گوں
رگوں میں ہے کالوں کی بھی لال خوں
چماروں کا رکھتے وُہی نیچ نام
کہ جس کے بدن پر منڈھا ہو نہ چام
دُکھاؤ۔ نہ دل حرف تحقیر سے
ستاؤ نہ تحریر و تقریر سے
پیو آپ اوروں کو پینے بھی دو
جیو آپ اوروں کو جینے بھی دو

مساوات

برابر ہیں قانونِ قدرت میں سب
غریب و شہنشاہِ عالی نسب
غریبوں پہ چمکیں نہ ہو ہو گے ماند
دل افروز سوُرج دل آویز چاند

Marfat.com

شہنشاہِ خوشرو، غلامانِ زشت
اسی خاک سے ہے ہر اِک کی سرشت
فنا کی جو ہونے لگے دارو گیر
اُسی گھاٹ اُتریں امیر و فقیر
اُتر جائے گر تاجِ رخشاں کا جھول
تو کھل جائے سب بادشاہی کا پول
وہ خلوت میں کرلے کبھی آہ بھی
کہ بچّہ ہے ماں کا شہنشاہ بھی
غریبوں کے گھر، خانۂ تاجدار
ہے دونوں پہ باراں کی یکساں بہار
نہیں کچھ بڑے اور چھوٹے کی قید
ہیں مرنے پہ یکساں سیاہ و سپید
کرے موت اِک وار میں پاش پاش
سکندر کی ہو یا قلندر کی لاش
ہوئے جو نہ تسخیرِ عالم سے سیر
نہیں اُن کے مدفن پہ مٹّی کا ڈھیر
حقیقت ذرا ہوشمندی سے دیکھ

Marfat.com

برابر ہیں سب گھر بلندی سے دیکھ
گدا کو بھی قدرت نے بخشا دماغ
اچھوتوں کے بھی ٹمٹائے چراغ
نہ جھڑکو کہ مفلس بھی انسان ہے
جو تم میں ہے اس میں وہی جان ہے
ہر اِک کو وُہی کبریائی ملی
خودی بھی ملی خود نمائی ملی
ہر اِک میں وُہی قدس کی رُوح ہے
ہر اِک اپنے نزدیک ممدوح ہے
جو دُنیا کو سمجھو محبت کا گھر
تو پھر بھائی بھائی ہیں سارے بشر
وہ دلشاد ہیں یا کہ ناشاد ہیں
سبھی ایک آدم کی اولاد ہیں
تولد ہوئے جب تو عُریاں ہُوئے
مرے جب تو مر کر بھی یکساں ہُوئے
اخوت میں کیوں آئے دولت کا پاؤں
کہ دولت ہے اِک چلتی پھرتی سی چھاؤں

Marfat.com

اخوت مساوات آزادگی
جڑیں کاٹ دیتی ہیں بیداد کی

عدل

چکیں سارے جھگڑے جو انصاف ہو
کہ دھوکے سے کھاتہ کہاں صاف ہو
کسی کا بڑھے یا کسی کا گھٹے
نہ انصاف اپنی جگہ سے ہٹے
ہے انصاف بے کس کی امید گاہ
عدالت سے مانگیں گے موذی پناہ
جو انصاف کرنا ہو کر بے خطر
صداقت عیاں کر جہاں سے نہ ڈر
کرے بات جس سے بھی تو صاف کر
جو شیطاں بھی ہو اس سے انصاف کر
نہ ہو اُس طرف تو نہ ہو اس طرف

Marfat.com

اُدھر جُھک کہ انصاف ہو جس طرف

وُہ تیرا، جو تیرا ہو انصاف سے
وُہ میرا، جو میرا ہو انصاف سے

جو غصّے کا ہو تیرے دل میں فتور
تو انصاف تجھ سے رہے دُور دُور

صداقت ہو دل میں تو دل صاف ہے
عمل میں صداقت یہ انصاف ہے

اگر عدل کرنا ہو کر عقل سے
عدالت چلے گی کہاں نقل سے

جو منصف ہے تو بھید دل کا نہ کھول
ذرا پہلے فعل اور نیّت کو تول

جو انصاف ہونا ہے کیوں دیر ہو
کبھی دیر ہونے سے اندھیر ہو

ترازو جو ہوتی ہے ظالم کے ہاتھ
تو سونا بھی تلتا ہے پیتل کے ساتھ

جو بھیڑوں کا منصف بنے بھیڑیا
بچیں گی تو کر لیں گی آہ و بُکا

Marfat.com

حکومت خریدے جو دے کے مول
وہ قانون بیچے گا سونے کے تول
جو رشوت میں پتہّ ملا پان کا
سمجھ ہو گیا خون ایمان کا
کیا جس نے رشوت سے حاکم کو رام
لیا اُس نے چاندی کے جُوتے سے کام
جو طبلِ تہی کو بجاتے ہیں آپ
لگے مُنہ میں آٹا تو اونچی ہو تھاپ
ملے تجھ کو سونا ہمالہ کی تول
نہیں پھر بھی کچھ تیرے ایماں کا مول
حکومت ہو حق کی فراست وزیر
صداقت گواہ اور منصف ضمیر

ظلم

شریفوں کے دل کو ستاؤ نہ تم

Marfat.com

رگِ گُل پہ نشتر لگاؤ نہ تم
اُجڑ جائے گھر مردِ خونخوار کا
نہ ہوگا ہرا کھیت تلوار کا
اکڑوں میں جو عمر کاٹے مدام
ہے اِک سانپ جو خاک چاٹے مدام
گرے کو ڈپٹنا حماقت سمجھ
مرے پر جھپٹنا رذالت سمجھ
یتیم اور مسکین ترسیں جہاں
تو اوپر سے انگارے برسیں وہاں
بچیں آہِ مظلوم سے خاص و عام
شررِ اِک جلا دے گا جنگل تمام
گرے برق گِر کر کِسی کو فنا
تو خود بھی چمک کر وہیں ہو فنا
ستمگر سے ہوگا ستم آشکار
کہ شعلے سے حاصل نہ ہو جُز شرار
ستمگر کو دولت نہ ہو سود مند
بھِڑوں کا نچے گا نہ چھتہ نہ قند

Marfat.com

ستمگر کو ملبوس زرّیں ملے
مگر موت بھی اس کو رنگیں ملے
بُرا ہے جو ظالم کو مل جائے زر
ستم ہے جو چیتے کے لگ جائیں پر
یہ قانون سے ظلم کہنے لگا
مری ابتدا ہے تری انتہا
بڑوں تک ہی غصّہ نہ محدود ہے
کہ مچھر بھی غصّے میں نمرود ہے
نہ غصّے میں انساں رہے دُور بیں
کہ کہتے ہیں غصّے کی آنکھیں نہیں
جو غصّے میں ہے اُس کے قول و زباں
ہیں جلتے ہوئے گھر کی شہتیریاں
جو قابو میں ہے آگ اچھے ہیں بھاگ
جو قابو سے باہر ہو بھاگ اُس سے بھاگ
جو غصّے سے بچتا ہے فرزانہ ہے
کہ غصّے میں جب تک ہے دیوانہ ہے
قصور اور کا ہو جو تیرے حضور

Marfat.com

تو کر یاد ویسا ہی اپنا قصور
سمجھ ایذا سے ملتا ہے جوہر کا بھید
جو اچھا ہو موتی کریں اُس میں چھید
جو دنیا کے بندے ہیں یوں آئیں پیش
کہ منہ پر ہے نوش اور پیچھے ہے نیش

حسد

حسد اِک بلا ہے حسد ایک قہر
حسد آپ اپنا ہی پیتا ہے زہر
حسد کی نہیں یہ دل آزاریاں
جہنم نے بھیجی ہیں چنگاریاں
حسد تیرے وصفوں کی تخفیف ہے
حسد تیرے دشمن کی تعریف ہے
حسد کی کماں سے جو نکلے گا تیر
وہ حاسد کے دل پر لگے گا اخیر

Marfat.com

نصیبہ پڑوسی کا کھلنے لگے
تو حاسد اسی غم میں گھلنے لگے
ہو سورج کی مانند روشن خصال
تو اُس کو بھی حاسد بنائے زوال
سیہ شیشۂ دل کرے بے وقوف
کہ سورج کو ہو جائے شاید کسوف
تو شعلے زباں سے نکالا نہ کر
تو اپنے سے اونچے کو کالا نہ کر
نہ تو اپنے سینے میں کینے کو ڈھانپ
چھپا کر نہ رکھ خوانِ یغما میں سانپ
چغل خور جلّاد سے بھی بُرا
کہ جلّاد چھپ کر نہیں مارتا
ہو بے عقل کو عیب کوشی سے کام
خرد مند لے چشم پوشی سے کام
ملے ہیں اگر پردۂ چشم و گوش
تو اوروں کا انساں رہے پردہ پوش
سفیدی گھروں میں اُجالا کرے

Marfat.com

جو چیونٹی ہو رخنے نکالا کرے
اگر سر سے اونچے کو پھیلو کھڑے
تو آنکھوں میں اس کا تراشہ پڑے
نہ تم عیب جوئی کے پھیلاؤ پر
نہ مکھی کی صورت گرد گھاؤ پر
ہے نکٹے کی خواہش کہ ہوں ناک گم
لنڈورا کہے سب کی اُڑ جائے دُم
لگی ہے جو حاسد کو دُھن رات دن
تو کھاتا رہے جی کو گھُن رات دن
مسافر سرِ پُل گذرتے رہیں
جو کُتّے ہیں عف عف ہی کرتے رہیں
جو اوروں کی خوبی پہ آتا ہے رشک
بڑھو تم بھی لیکن بہاؤ نہ اشک
اگر صاف آئینہ سینہ ہو
تو دِل تیرا جلووں کا گنجینہ ہو

Marfat.com

سخاوت

بھروسہ کسی کے نہ کر ساتھ کا
چلے ساتھ تیرے دیا ہاتھ کا
سخاوت مصائب کو دے گی پچھاڑ
کہ داتا کی کشتی چڑھے گی پہاڑ
نہیں نہر جاری کو دولت کا غم
کہ چلتے کنوئیں کا نہ پانی ہو کم
اسی کا کرے کام اندوں کی تیغ
زر و مال سے جو نہ رکھے دریغ
بخیل اپنے سونے پہ ڈالے گا خاک
سخی زر سے اپنی کرے خاک پاک،
وہی نہر جاری کا پانی بھلا
جو اوروں کی چکی چلا کر چلا
سخی کو جو مل جائے پائے جہاں
جو چکی میں آ جائے کھائے جہاں

Marfat.com

نکلتا ہے مینا کے مُنہ سے یہ حرف
کہ لے جائے جس جس کا جتنا ہو ظرف
کریموں کی باقی نشانی رہے
کہ بادل گذر جائیں پانی رہے
سخاوت پہ اپنی نہ کرنا غرور
نہ اترائے سورج کہ دیتا ہے نور
جو پیسہ سلامیں گراکے دیا
تو بخشش نہ کی تو نے سودا کیا
سخاوت نہیں زر لٹانے کا نام
یہ حقدار کو ہے دلانے کا نام
کلی کی طرح ہے جو مٹھی میں زر
دکھا ہاتھ گل کی طرح کھول کر
امیروں کا جھوٹا فقیروں کا مال
غریبوں کا لقمہ سخی کا اُگال
گرے مُنہ سے ہاتھی کے تنکا اگر
تو چیونٹی بچاری کا بھر جائے گھر
سخاوت نہیں قرضداروں پہ فرض

Marfat.com

یہ ہے فرض پہلے ہو بے باق قرض
خفا وقتِ خیرات ہونا نہ تم
کہ بھُونے ہوئے بیج بونا نہ تم
ملے زر تو رکھّو تواضع سے کام
کہ جھکتی ہے ڈالی جو پھلتا ہے آم
کرو قدر اُس کی مخیّر ہو جو
غنیمت ہے جھاڑی جو صحرا میں ہو
مروّت کا گلشن ہرا ہی رہے
سخی کا خزانہ بھرا ہی رہے

بُخل

ہے نفرت کے قابل بخیلوں کی خُو
کہ آنے لگے بند پانی میں بُو
بخیلوں کی ہوتی ہے مٹّی خراب
وُہ کھاتے نہیں کچھ بجز پیچ و تاب

Marfat.com

کریں پیٹ سے زندگی بھر اُدھار
کہ مرنے پہ کہلائیں وُہ مالدار
مکاں مال و دولت سے بھر جائینگے
وُہ دھر جائیں گے اور مر جائینگے
بھرا گرچہ خوانِ خور و نوش ہے
بخیل اُس پہ مانندِ سرپوش ہے
جو ممسک ہو کچھ بھید دل کا نہ دے
وہ سائل کو انڈے کا چھلکا نہ دے
بخیل اپنے ہاتھوں کا بخشے نہ میل
وہ تنکا نہ دے گو مرے اس کا بیل
گھسے وہ نہ جوتے کو ننگا پھرے
فقیروں سے بچنے کو فاقے رہے
اگر چکنی چپڑی پہ آ جائے جی
تو گز بھر سے دکھلائے لقمے کو گھی
جو مچھلی ہی کھانے پہ ہو التفات
تو دریا پہ کہنا "وہ مچھلی یہ بھات"
لدا بھی رہے زر سے گو زر پرست

Marfat.com

مگر رُوح بھوکی ہے دل فاقہ مست
بخیلوں کو جانو حقیر و فقیر
فقط اُن کے صندوق سمجھو امیر
جو دونو ہی دینے سے ناچار ہیں
تو یکساں بخیل اور نادار ہیں
ملے جیتے جی کس کو چیتے کا بال
نہ افعی کا مہرہ نہ ممسک کا مال
جو دمڑی کے دینے سے چمڑی بچے
تو چمڑی بچی جائے دمڑی بچے
ہوس جمع کی ہے تو نقصان ہو
کہ چھتّا ذخیرے سے ویران ہو
کرے جوڑنے میں جو پیدا کمال
تو چقماق کی بھی اتارے وہ کھال
جو ممسک کا دانہ چلی لے کے مور
تو شاید بھریگی اُسی کی یہ گور
رکابی کو آٹا رہے چاٹتا
تو نوکر کھڑا ہونٹ سے کاٹتا

Marfat.com

جو کھا جائیگا یا نہ دے جائیگا
وہ چھاتی پہ دھر کر نہ لے جائیگا

معاملات

کسوٹی نے زر ہی کی پہچان کی
مگر زر کسوٹی ہے اِنسان کی
رہی ساکھ جس کی بچے اس کے لاکھ
گئی ساکھ جس کی اُڑی اس کی راکھ
تِری ساکھ اچھی ہے اے نیک خو
تو اوروں کی دولت کا مالک ہے تو
جو اُکھڑی ہوا پھر کہاں آب و تاب
نہ بخیہ کئے سے سلے گا حباب
جو گھوڑے سے پھسلے سنبھالے زمیں
گرے جو نظر سے نہ سنبھلے کہیں
جو تکیے پہ آنسو گریں وقتِ شب

Marfat.com

وُہ شہرت کے دھبّوں کو دھوئینگے کب
جو چاتر ہیں گو لاکھ پُر فن رہیں
ورق اُن کے باون کے باون رہیں
دبائے جو حق چور اس کو سمجھ
جو لے کر نہ دے گور اس کو سمجھ
نہ بے سوچے سمجھے کر اقرار تو
نہ لے مول ناحق کو تکرار تو
مناسب ہے کرنا "نہیں" بھی کہیں
کہ سنتر بلا ٹال دے اِک نہیں
زمانہ ہے یہ جس کا کچھ جائے گا
تو اُلٹا وُہی چور کہلائے گا
لڑو تو وکیلوں کے مُنہ میں پڑے
کہ لڈو لڑیں گے تو چُورا جھڑے
شریفوں میں جھگڑا نہ تکرار ہو
گدھوں میں دُلتی کا بیوہار ہے
پڑیں دیر ہونے سے جھگڑے کئی
پُرانے حسابوں کی بک بک نئی

Marfat.com

نہ تحریر میں آ سکے وعدہ ٹلے
کہ "لکھتم" کے آگے نہ "بکتم" چلے
زیاں ہے سراسر زیاں بھول چوک
چُکائے گی جھگڑا کہاں بھول چوک
کسی کو جو دینے لگے لکھ کے دے
اگر بھول جائے تو کاغذ سے لے
ملائم زباں کا نہ کر اعتبار
کسی کا نہ ہو یار ہر اِک کا یار
امیں ہے ہر اک شخص لینے کے وقت
دیانت نظر آئے دینے کے وقت
نہ تو آسمانوں زمینوں میں دیکھ
تو جنّت امینوں کے سینوں میں دیکھ

صلۂ رحم

رہو مل کے یوں حسنِ تدبیر سے

Marfat.com

کہ جس طرح شکر ملے شیر سے
رقیبوں کو اپنا بناؤ حبیب
حبیبوں کو سمجھو نہ اپنا رقیب
قرابت یہی ہے محبت ہو پاک
محبت نہیں تو قرابت ہے خاک
عزیزوں کی جانب سے رکھ دل کو صاف
خطا بھی ہو اُن سے تو کر دے معاف
عزیزوں سے بھی گاہ پہنچے زیاں
کبھی دانت بھی کاٹ لیں گے زباں
اکٹھے رہیں سو جھنکتے رہیں
جو ہوں چار برتن کھڑکتے رہیں
بُرے بھی تو ہوتے ہیں اچھوں کے ہاں
کہ ہو آگ سے جیسے پیدا دھواں
جو خدمت نہ کی تو نے ماں باپ کی
تو پھر زندگی ہے تری پاپ کی
نہ خوش ہو کے بھائی سے بھائی ملے
تو نیکی کے بدلے بُرائی ملے

Marfat.com

جو اپنے ہی سب تجھ سے بیزار ہوں
تو دُشمن نہ پھر تجھ کو درکار ہوں
عزیزوں سے ہے دُشمنی خود کشی
کہ غم اُن کا غم ہے خوشی ہے خوشی
ہو اپنوں کا غیروں سے بڑھ کر اثر
جگر تو جگر ہے دگر ہے دگر
گڑھے سے بھی تو گرچہ لیگا نکال
عزیزوں کو گرنے سے پہلے سنبھال
مصیبت میں اپنوں سے اپنے ملیں
کہ ٹوٹے ہی بازو گلے سے ملیں
وہ انساں ہے اوروں کو لے جو سمیٹ
کہ کُتا بھی اپنا تو بھرتا ہے پیٹ
جو بن میں اُگے پھوٹ ہر کوئی کھائے
جو گھر میں پڑے پھوٹ گھر پھوٹ جائے
ملال و کدورت نہیں دل میں خوب
نہ غصے میں ہونے دے سورج غروب
اکیلے نہیں کام ہوتا بھلا

Marfat.com

اکیلا تو ہنستا نہ رونا بھلا
جو ساتھی ہو ساتھ اُس کا چھوڑے نہ مرد
کہ جگ ٹوٹ جانے سے پٹ جائے نرد
غریبوں کی صحبت سے مت ہو نفور
کہ سائے کا ہمسایہ ہوتا ہے نور

وطن

تمہیں جس زمیں نے کیا ہے قبول
اُڑاؤ نہ دُھول اُس پہ برساؤ پھول
وہ طوفاں سے چڑیا بچے گی کہاں
جو اپنا ہی نوچا کرے آشیاں
کرے سرنگوں جو وطن کا عَلَم
سر اُس کا نگوں بلکہ ہوگا قلم
وطن کی محبت جو رکھتا ہے تو
تو اہلِ وطن کی بچا آبرو
اگر اپنی راحت ہی منظور ہے

Marfat.com

سمجھ لے کہ دِلّی ابھی دُور ہے
تری ایک کیا سو اگر جان ہوں
وطن کی محبت میں قربان ہوں
شہیدِ وطن کہہ کے یوں مر گئے
کہ جینا ہے، مرنا وطن کے لئے
وطن پر فدا ہے جو اِنسان ہے
کہ حُبّ وطن جُزوِ ایمان ہے
وطن ہے وطن گرچہ ہو مثلِ گور
کہ انڈے میں بچہ مچائے نہ شور
وطن سے قدم ہم نے باہر دھرے
تو بچھالوں کی آنکھوں میں آنسو بھرے
وطن سے کہیں دُور بے کس اسیر
نگہبان سے کہتا تھا وقتِ اخیر
ذرا چیر کر دیکھ میرا بدن
ہے لکھا ہُوا دل پہ میرے "وطن"
بدن چُست گر استخواں چست ہوں
وطن سُست گر نوجواں سُست ہوں

Marfat.com

سُنو نوجوانو یہ پیغامِ ہند
کرو جل کے روشن کرو نامِ ہند
ترقی کے رستے پہ بڑھتے چلو
بلندی کی گھاٹی پہ چڑھتے چلو
محبت کی گنگا بہاتے چلو
دلوں سے کدورت مٹاتے چلو
نہ مسلم سے چھوٹے برہمن کا ساتھ
ہمیشہ رہے چولی دامن کا ساتھ
خوشی ایک ہو درد و غم ایک ہو
علَم ایک ہو دم قدم ایک ہو
ہمالہ سی دل میں بلندی دکھاؤ
ترقی کرو ہوشمندی دکھاؤ
غریبوں کے گھر میں اُجالا رہے
سدا ہند کا بول بالا رہے

Marfat.com

تدبّر و سیاست

مُدبّر ہے وہ جس کی روشن ہو رائے
وطن کی جو کایا پلٹ کر دکھائے

مُدبّر ہے وہ جس کے دِل میں ہو عزم
سنور جائے قوم اُس کی بے جنگ و رزم

مُدبّر ہے وہ عاقل و ہوشیار
ہر افتاد پر ہو جو فوراً سوار

مُدبّر ہے وہ جو کہ ہو بے غرض
نہ خود مطلبی کا ہو جس میں مرض

مُدبّر ہے وُہ جس کی روشن ہو رائے
جو شورش کے ریلے میں بہتا نہ جائے

مُدبّر تدبّر کا چھوڑے نہ ساتھ
رہے وقت کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ

نہ محکوم ہو قلبِ مغرور کا
جو خادم رہے دل سے جمہور کا

Marfat.com

ہو منصب سے مقصود خدمت جسے
ہو دل سے وطن کی محبت جسے
عدو پر نہ غلبہ کرے جنگ سے
کرے اُس پہ قابو کسی ڈھنگ سے
حکومت کی کل کو چلاتا رہے
جو کٹھ پتلیوں کو نچاتا رہے
وُہ محتاط چھُپا مدبّر بنے
جو بلّی کے کانوں میں گھنگھرو بنے
خنک دِل ہو باتوں میں گو مثلِ برف
اثر میں ہو بجلی ہر اِک اُس کا حرف
کرے اُس کو جمہور دل سے پسند
کہ دل اُن کے کر لے وہ مٹھی میں بند
جو باتوں کا جادو چلاتا رہے
جو قوموں کی بگڑی بناتا رہے
وُہی بن سکے گا یہاں رہنما
کڑا بھی ہو سیدھا بھی مثلِ عصا
جو دانا ہو رکھے کھُلے اپنے کان

Marfat.com

بڑی اس کی آنکھیں ہوں چھوٹی زباں
نہ جس قوم کا ہو کوئی راہنما
وُہ کشتی ہے جس کا نہیں ناخدا
جو پرجا مرے اور راجہ ہنسے
وہ راجہ مصیبت میں فوراً پھنسے
جو راجہ کو ہر دم رِجھاتا رہے
وُہ اک سانپ گویا کھلاتا رہے
رہو اہل دُنیا میں یوں میری جاں
ہے بتیس دانتوں میں جیسے زباں

بے زبانوں پہ ترحم

وہ اِنساں نہیں جو نہ رکھّے یہ دھیان
کہ ننھی سی چڑیا بھی رکھتی ہے جان
محبت سے اس کا پھڑکتا ہے دل
جو ہو خوف طاری دھڑکتا ہے دل

Marfat.com

اگر اُس کے بچوں کو پہنچے گزند
کرے نالہ و آہ و شیون بلند
جو ہو جائے ہرنی کا بچہ شکار
تو وہ مامتا سے پھرے بے قرار
فصاحت خموشی، بلاغت سکوت
فقط بے زبانی زباں کا ثبوت
خبر ہے محبت کی جاندار کو
سمجھتا ہے وہ تیری پچکار کو
جو بچے ہیں فطرت کے انساں سب
کرشمے ہیں قدرت کے حیواں سب
وہ جاں زندہ جس جاں سے انسان ہے
پرندوں میں آڑتی وہی جان ہے
جو کانپے کہیں ظلم سے بے زباں
لرز جائے دل ہو اگر تجھ میں جاں
قفس اُن کی آہوں سے ہے تار تار
تو گل اُن کے غم سے ہے سینہ فگار
رہے بے زبانوں پہ ناداں دلیر

Marfat.com

کہ پھنسے کے زخموں پہ کوّا ہو شیر
جو پھیڑوں کی چمڑی اُتارا کرے
وہ بچّوں کو بے وجہ مارا کرے
جو خچّر کو کوڑوں سے پیٹے خبیث
وُہ جورو کی چٹیا گھسیٹے خبیث
ہنسے بے زبانوں کے دُکھ درد پر
تو صد حیف صد حیف اُس مرد پر
وُہ ظالم جو مینڈھے لڑا کر ہو خوش
وہ اخلاق کا خوں بہا کر ہو خوش
کبھی ڈھور ڈانگر کا کاٹو نہ پیٹ
جو کاٹو گے تم پیٹ جائیگا لیٹ
جو آوے کے نیچے بندھا ہے گدھا
وُہ دم توڑ دے گا لدا ہی لدا
کہا بھوکی بچھیا نے سُن اے بشر
تو چارہ کھلا چاہے پُوچھا نہ کر
ہوں رنجیدہ جس سے نہ حیوان بھی
فرشتہ بھی ہے اور انسان بھی

Marfat.com

نہیں پیٹتا جس کو جیواں کا باپ
تو پٹنے کے قابل وہ جیواں ہے آپ

زندگی

یہ عقدہ کنارِ لب جو کھلا
کہ انسان پانی کا ہے بلبلا
ملا زندگی کا ہمیں یہ سراغ
ہوا میں جلایا کسی نے چراغ
جو آیا یہاں آ کے چلتا ہوا
مچلتا ہوا ہاتھ ملتا ہوا
نہ ساتھی نہ ہمرہ کوئی خویش ہے
سفر ایک بچپن سے در پیش ہے
کبھی تو عیاں ہیں کبھی گم ہیں عکس
یہ ہستی کے شیشے میں ہم تم ہیں عکس
ہے جیسے حباب اِک ہوا کی گرہ

Marfat.com

یہ ہستی ہے گویا فنا کی گرہ
گھڑی کی طرح ہے جو گردش مدام
ہوئی عمر گن گن کے لمحے تمام
کبھی موت آکر بگاڑے گی کھیل
کلیلوں کے اندر لگے گی غلیل
ہے فرعون اکڑا ہُوا گور میں
تو کمزور ہے مور سے زور میں
یہ مٹی کو چھونا بھی ڈھائے ستم
ہرن کو پھنسائیں گے نقشِ قدم
اسی سوچ میں مت گنوا زندگی
کہ کیونکر ہے، کیسی ہے، کیا زندگی
یہ بڑھنا یہ گھٹنا یہ بسط اور قبض
اسی طرح چلتی ہے دُنیا کی نبض
نہیں سانس لینا یہاں زندگی
بھلا دھونکنی میں کہاں زندگی
یہ ہستی ہے کچھ ہوش، مستی ہے خواب
جو مستی ہو غالب تو ہستی ہے خواب

Marfat.com

کہاں زندگی غم کا پیغام ہے
یہ فطرت کا احسان و انعام ہے
تو کر جیسے مرضی ہو تیری ورو
تری ہی درانتی ہے تیرے ہی جو
محبت ہے تجھ کو بقا کی اگر
تو ایک پل کو سمجھ سال بھر
تجھے فکر لازم جوانی کی ہے
یہ طفلی تری جاودانی کی ہے
اسی کے ہوں بہتر معاد و معاش
فنا میں کرے جو بقا کی تلاش
نب آئی تجھ جب بسر ہو چکی
کھلی آنکھ جس دم سحر ہو گئی

پیری

سفید اب جو بالوں کا ہے پیرہن
سمجھ موت نے تجھ کو بھیجا کفن

Marfat.com

گہر گم ہوئے جب گئے دانت ٹوٹ
ضعیفی نے کیسی مچائی ہے لوٹ
جھکے، گور کو جھک کے ملنے لگے
زباں کی جگہ دانت ہلنے لگے
دمادم رہی دم کی آرہ کشی
تو کی عافیت نے کنارہ کشی
کماں کی طرح خم ہُوا مردِ پیر
کہ چلنے کو ہے زندگانی کا تیر
سفیدی ہے بالوں پہ چہرہ ہے زرد
جو چلتی ہے چکّی تو اُڑتی ہے گرد
نہ کیونکر ہو پیرِ نوَد سالہ خم
نہیں بارِ ایّام کا بار کم
سفید اِس لئے ہے بڑھاپے میں سر
رہی راکھ باقی بجھے سب شرر
کہاں عہدِ پیری میں خوش باشیاں
کرے مُو سپیدی نمک پاشیاں
کہاں عہدِ پیری میں جوشِ شباب

Marfat.com

سحر کو نہ ہو شمع میں آب و تاب
بڑھاپے پہ ہو مفلسی گر سوار
لگیں ٹھوکریں اور مٹی ہو خوار
بڑھاپے میں غربت ستایا کرے
کہ سردی میں سایہ نہ بھایا کرے
تھکا اونٹ نکلتا ہے گردن اٹھائے
کب آئے سرا جس میں آرام پائے
غنیمت سمجھ لو جوانی کا عہد
کہاں بوڑھی مکھی سے بنتا ہے شہد
بڑھاپے میں دولت کمائی تو کیا
جو مردے نے مہندی لگائی تو کیا
جو بوڑھا ہو خود موت کے پاس جائے
مگر موت بیٹے جوانوں کو آئے
محبت ہے بوڑھوں کو دنیا سے سخت
دھنسے ہیں زمیں میں پرانے درخت
بڑھائے تری رو سیاہی خضاب
پلٹ آئے دھوکے سے کیونکر شباب

Marfat.com

کرو اُن کی عزت جو ہوں موسپید
سمجھے مو سپیدی جو ہو رو سپید
گذر جائے محنت سے روز حیات
تو پیری ہے گویا تری چاند رات

موت

بنا ہے سو بگڑے گا یہ قال و قیل
کہ خود زندگی موت کی ہے دلیل
یہ سب بندشِ آب و گِل جائے گی
اسی ڈھول میں ڈھول مِل جائے گی
بدل جائے جینے کا دُکھ چین سے
جو مر جائے سو جائے سُکھ چین سے
فسانہ ہے دُنیا، لحد جائے خواب
فسانے کو سُن سُن کے آ جائے خواب
اگر موت آئے نہ رنجور ہو
جو چھُٹی ہو ہر درد مسرور ہو

Marfat.com

اجل ذی خرد کو ستاتی نہیں
کبھی موت دو بار آتی نہیں
دُوئی کا جو دیں جی سے پردہ اُتار
وہ مرنے بھی جائیں تو گائیں ملار
نہ کر موت کی وجہ سے دل ملول
کہ خنداں اُگیں تیری مٹّی سے پھول
بِلا مرنے والوں کو آرام وُہ
کہ اُٹھنے کا لیتے نہیں نام وُہ
فنا کا ہے جیتے ہی جی دغدغا
نہیں بعد مرنے کے کوئی فنا
بنایا ولادت نے فانی ہمیں
چل آ موت کر جاودانی ہمیں
خزانہ جو مِٹّی میں مدفون ہے
وہ لُوٹ اور غارت سے مامون ہے
نہ پُوچھو مری اِنتہا موت ہے
وُہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے
کہاں مال و دولت جب آئی فنا

Marfat.com

مرے آج ، کل دُوسرا دِن ہُوا
رہے موت سے آدمی یوں پرے
کہ جیسے اندھیرے سے بچّے ڈرے
اگر موت لائی ہے غم کا وفور
نہیں موت کا ہے یہ تیرا قصور
وہ ہے موت کے ہاتھ میں اِک کماں
کہ بوڑھا بچیگا نہ اُس سے جواں
قدم جن کے دُنیا سمجھتی تھی پاک
پڑی اُن پہ چیونٹی کے پیروں کی خاک
جواں پر ترس کھا کے رُکتی ہے موت
نہ بُڈھوں کے جھکنے سے جھکتی ہے موت
جو کی چرخ نے گوشمالی چلے
جو بھر بھر کے اُٹھے تھے خالی چلے

Marfat.com

مناظرِ قدرت

دِل افروز ہے منظرِ کائنات
دِل آویز ہے جلوہ گاہِ حیات
تجلّی کو جلوہ جو منظور ہے
تو ہر شمع فوّارۂ نور ہے
یہ پلکوں نے ہر سمت اُنگلی اُٹھا
کہا دیکھ جلووں کی رونق ذرا
جو ہو چشمِ بینا نظر آئے نور
یہاں ذرّہ ذرّہ ہے صحرائے نور
چلا حسن سجتا سجاتا ہوا
شعاعوں کا بکتر لگاتا ہوا
جو ہیں کان فطرت کے نغموں کو سُن
جو آنکھیں ہیں جلوؤں کے پھولوں کو چُن
کھلی ہے جو فطرت کی زرّیں کتاب

Marfat.com

تو پڑھ اُس میں لطف و محبت کا باب
نمائش ہے جلوؤں کی غفلت شکن
کھلی آنکھ رکھ اپنی آئینہ بن
فلک کے چمن میں جو کھلتا ہے چاند
تو ہر اک کے پیالے میں ملتا ہے چاند
شب مہ کے بادل وہ اُجلا سماں
فضا میں وہ چاندی کے تختِ رواں
وہ قطروں کا گرنا وہ کویل کی کُوک
کلیجے سے اُٹھتی ہے سُن سُن کے ہُوک
جو چاندی کی سیڑھی لگاتا ہے چاند
اُترکر لبِ جُو نہاتا ہے چاند
صبا کا نہیں بے سبب ارتعاش
یہ پتّوں میں کرتی ہے نغمے تلاش
صبا سے ہے سبزہ لہکتا ہُوا
گلوں سے ہے سایہ دہکتا ہُوا
ہری دُوب میں پھُول کی کیاریاں
کہ مخمل پہ جیسے ہوں گلکاریاں

Marfat.com

صبا لے کے کستی ہے وقتِ سحر
کسوٹی پہ پتّوں کی، پھولوں کا زر
رگِ گل سے ہر سمت پھیلا ہے جال
نزاکت سے پھنس جائے جس میں خیال
وہ پتّوں سے انگور کی تاک جھانک
جگر رنگترے کا کہیں پھانک پھانک
یہ آیا ہے چل کر بہت دور سے
کہ چھالے ہیں تلووں میں انگور کے
ملی ہے جو کونپل کو ننھی زباں
تو کرتی ہے احسانِ قدرت بیاں

رازِ قدرت

بشر اپنی ہستی سے ہے بے خبر
کہ آتا کدھر سے ہے جاتا کدھر
کسے رازِ فطرت کی ملتی ہے راہ

Marfat.com

کہ پائے گی چیونٹی نہ ساگر کی تھاہ
زمیں کھا لے کوسوں مسافت دراز
کہاں چھوڑ کر جائے چڑیا جہاز
مہ و مہر و انجم زمیں آسماں
ہے فطرت کی پھیلی ہوئی چیستاں
حیات و ممات و بقا و فنا
طلسمِ جہاں کی بندھی ہے ہوا
مکین و مکان و زمین و زماں
بسیں تنگیِ دل میں لاکھوں جہاں
سب آباد ہیں دل کی تنہائیاں
ملیں کس کو فطرت کی گہرائیاں
چلیں لڑکھڑاتی ہوائیں یہاں
بھٹکتی ہیں لاکھوں فضائیں یہاں
بھڑک اٹھی آتش شرارے ہوئے
بھڑک اٹھی فطرت ستارے ہوئے
وہ ہر سمت قدرت کے جلووں کی دھوم
شعاعوں کی کثرت ہجوم نجوم

Marfat.com

عزیزو مرے دل کو کیا ہو گیا
یہ نادان گھمسان میں کھو گیا
یہ ذرّے نے آکر کہا جوش میں
کہ سورج پلیں میری آغوش میں
جہاں ہیں جہاں میرے اندر نہاں
نئی میری دُنیا نیا آسماں
نہ مقدار میں ہیں نہ کچھ تول میں
مگر ایک دُنیا مرے خول میں
گھٹیں جتنی انساں کی دستگیاں
بڑھیں اور فطرت کی نیرنگیاں
نہ رکھ مثلِ تصویرِ حیرت کی آنکھ
تجھے کام دے گی بصیرت کی آنکھ
جو پردے میں ہے لطفِ راز و نیاز
ہے پردوں ہی پردوں میں فطرت کا ساز
یہ اندھوں کی محفل میں روپوشیاں
یہ بہرے کے کانوں میں سرگوشیاں
جو دیکھے وہ مُنہ سے نہیں بولتا

Marfat.com

جو بولے وہ آنکھیں نہیں کھولتا
تو چپڑیا ہے رہ اپنے قطرے میں سیر
بھلا کس نے پایا ہے دریا کا پھیر

Marfat.com

Marfat.com